ناول: دل تیرے قربان پیا

تحریر: حوریہ ملک

مکمل ای بک

Huria Malik Novels

انتساب:

میرے پر خلوص ریڈرز کے نام۔۔

"جیا "!اونچی آواز میں پکارتی ہوئی وہ ہال میں داخل ہوئی لیکن بھاں بھاں کرتی خالی لاونج اسے حیران کر گیا۔

"جیا "!اس نے ایک دفعہ پھر سے ہانک لگائی جب اپنے کمرے سے نکلتی جیا نے لپک کے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور غڑاپ سے کمرے میں واپس غائب ہو گئی۔

Huria Malik Novels

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟اتنا گلہ کیوں پھاڑ رہی ہو؟ "جیا نے دبی دبی آواز میں اسے گھر کا جو اپنی کلائی سہلائی اسے گھور رہی تھی۔

"میرے دماغ کی چھوڑو۔تم کیوں ایسے چوروں کی طرح چھپ کے بیٹھی ہو؟ "اپنے مخصوص تیکھے انداز میں کہتی ہوئی وہ اس کے بیڈ پہ دھڑام سے بیٹھی تھی۔

Huria Malik Novels

"اردشیر بھائی گھر پہ ہیں۔ "وہ جو پیر نیچے کو لٹکائے لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی ایک دم سے تیر کی طرح سیدھی ہوئی تھی۔

"ساتھ میں ان کے کچھ دوست بھی ہیں۔ "اس کے مزید بولنے پہ اس کے چہرے پہ روہانسے تاثرات پھیل گئے۔

Huria Malik Novels

"تم پہلے نہیں بتا سکتی تھی۔اب مجھے میری اس پھٹے بھانس کے جیسی آواز پہ ضرور پھٹکار ملے گی۔ "وہ بیچارگی سے بولی کیونکہ جتنی آواز میں وہ اسے پکار رہی تھی اسے یقین تھا کہ ڈرائینگ روم میں بیٹھے اردشیر نے ضرور اس کی آواز سنی ہو گی۔

"ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔ "اس کی شکل دیکھ کر جیا نے اسے تسلی دینی چاہی جب دستک کے بعد دروازہ آہستگی سے کھلا۔

اور دروازے کے فریم پہ اپنے چوڑے لمبے مضبوط

سراپے اور اپنی وجیہہ شکل و صورت کے ساتھ وہ

نمودار ہوا تو وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ

کھڑی ہوئی۔

کیونکہ اس کی خشمگیں نگاہوں کا مرکز وہی تھی۔

"تم انسان ہو یا کسی اور مخلوق سے تعلق ہے

تمہارا؟ "اس کی سرد آواز گونجی تو اس نے گہری

Huria Malik Novels

سانس بھر کے خود کو ایک لمبی کلاس کے لیے تیار کیا۔

"آپ کی پڑوسن ہوں، انسانوں سے تعلق کیسے ہو سکتا ہے؟ "دل ہی دل میں بڑبڑاتی وہ بظاہر سر جھکائے کھڑی تھی۔

"تمہیں اتنی سینس نہیں ہے کہ کسی کے گھر میں جائیں تو اپنا سپیکر زرا کم رکھتے ہیں۔ "اس کے مزید گھرکنے پہ وہ حسبِ عادت دل ہی دل میں جواب گو تھی۔

Huria Malik Novels

"اتنی سینس ہوتی تو آپ کی بہن کی دوست ہوتی۔ "سر ہنوز جھکائے وہ دل ہی دل میں بول رہی تھی کہ منہ پہ بولنے کی ہمت جو نہ تھی۔

جبکہ جیا ایک سائیڈ پہ کھڑی اس کلاس کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔

"فرینڈز اور کولیگز بیٹھے ہیں میرے وہ کیا سوچ رہے ہوں گے؟ "ڈانٹ جب لمبی ہو گئی تو حسبِ معمول ضبط کا پیمانہ چھوٹنے لگا۔

Huria Malik Novels

"ارد بھائی! مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ کے فرینڈز آ کے بیٹھے ہیں۔ ویسے بھی میں نے جیا کو آوازیں لگائی تھیں آپ کے فرینڈز کو تو نہیں۔" اس کے شاکی لہجے پہ جیا' افففف ' کے سے انداز میں اپنا ماتھا چھو کے رہ گئی جبکہ اس کی فضول گوئی پہ اردشیر نے اپنے اندر امڈتے ڈھیروں غصے کو بمشکل ضبط کیا۔

"فضول بکواس کم کیا کرو اور انسانوں کی طرح بیہیو کرنا سیکھو۔" اس کے ناگواری سے ڈپٹنے پر اس کا منہ مزید لٹک گیا۔

Huria Malik Novels

جبکہ وہ اب اپنا رخِ روشن جیا کی جانب موڑ چکا تھا۔

"جیا! آئس کریم لا کے رکھی ہے میں نے کچن میں، وہ جلدی سے پیالیوں میں ڈال کے مجھے پکڑاو۔ "

نسبتاً نرم لہجے میں اسے ہدایت دیتا وہ واپس پلٹ گیا جبکہ وہ اب سر اٹھائے جیہ کو گھور رہی تھی۔

"مجھے تو سمجھ یہ نہیں آتی کہ ارد بھائی جیسے سڑیل شخص تمہارے اور غانیہ آپی جیسی سویٹ لڑکیوں کے بھائی کیسے بن گئے؟ "ہمیشہ کی طرح اُس کی جلی کٹی سننے کے بعد اس نے معمول کا سوال دہرایا تو

Huria Malik Novels

جیا اس کی جھنجھلاہٹ دیکھ کر بمشکل ہنسی ضبط کرتی

اس کا ہاتھ کھینچتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"میں تو تمہاری اور بھائی کی لڑائی میں ہمیشہ پِس جاتی

ہوں۔ "جیہ نے ہنستے ہوئے اپنا رونا رویا۔

"لڑائی؟صرف لڑائی؟محترمہ جویریہ ارشد مسٹر

اردشیر ناپسند کرتے ہیں مجھے شدید ناپسند۔"وہ شدو

مد سے کہتی یوں گویا ہوئی جیسے اس ناپسندیدگی سے

Huria Malik Novels

اسے بڑا فرق پڑتا ہو حالانکہ اسے اس بات کی پرواہ ہوتی تو وہ کبھی دوبارہ یہاں کا رخ نہ کرتی۔

"چلو چھوڑو یہ سب۔میں بھائی کو یہ ٹرے پکڑا آوں اور تم یہ آئس کریم اپنے لیے پیالیوں میں نکالو۔ "

اس نے جلدی جلدی اسے کہا اور خود ڈرائیگ روم کا دروازہ کھٹکھٹانے کو بڑھی۔

Huria Malik Novels

"چلو دل جلانے کے بعد ٹھنڈی آئس کریم مل جائے تو بے عزتی کا دکھ بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ "

اس نے آئس کریم دیکھتے بے فکری سے سوچا اور جیہ کے آنے کا ویٹ کرنے لگی۔

وہ دوپہر کو اچھی خاصی فریش نیند لینے کے جب کمرے سے باہر نکلی تو برآمدے میں بچھے تخت پہ بیٹھی سیما بیگم کے پاس چلی آئی جو سبزی بناتی ہوئی کسی سوچ میں گم تھیں۔

Huria Malik Novels

"کیا سوچ رہی ہیں امی؟ "ان کے سامنے پڑی گوبھی کا ٹکڑا اٹھا کہ منہ میں ڈالتی وہ بولی تو وہ چونک گئیں۔

"کچھ نہیں۔کل بل کی آخری تاریخ ہے اور ابھی دکانوں کا کرایہ نہیں آیا۔ "ان کی تھکی تھکی آواز پہ اس کا دل بھی گہرے دکھ سے بھر گیا۔

Huria Malik Novels

"آپ نے کال نہیں کی جبار انکل کو؟ "اس نے استفسار کیا تو انہوں نے ہولے سے سر اثبات میں ہلایا۔ ہاتھ ہنوز سبزی بنا رہے تھے۔

"کی تھی لیکن وہ بھی بہانے پہ بہانہ بنائے جا رہا ہے۔ جانتا ہے نا کہ سر پہ کوئی نہیں ہمارے اس لیے کھلی چھوٹ مل جاتی ہے سب کو۔ "ان کی آواز مارے بے بسی کے رندھنے لگی تو اس کا دل غم سے بھرنے لگا۔

Huria Malik Novels

ماں باپ کے پسند کی شادی کرنے کے جرم میں باپ کے سوتیلے بھائیوں کا زمین گھر جائیداد سے دودھ میں سے مکھی نکالنے کی طرح انہیں دربدر کرنا اسے نئے سرے سے غم و غصے میں مبتلا کر دیتا تھا۔

سیما بیگم اور اکرم صاحب کی شادی کے بعد جب اکرم صاحب کے گھر والوں نے انہیں قبول نہ کیا تو مجبوراً انہیں سیما بیگم کی ماں کے اصرار پہ ان کے پاس ٹھہرنا پڑا۔جن کی اکلوتی بیٹی تھی سیما۔ بہت

Huria Malik Novels

خوشحالی نہ صحیح لیکن کھلے اور بڑے کمروں،

برآمدے، کچن، واشروم اور وسیع صحن سے مزین دو

منزلہ مکان میں وہ ان دونوں میاں بیوی کے ساتھ

خوش اسلوبی سے رہ رہی تھیں۔

سیما بیگم کی ماں نے اپنی دکانوں میں اکرم صاحب

کو کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کا مشورہ دیا تو ان

کے دن پھرنے لگے۔

انہوں نے جلد ہی گھر کو جدید زمانے کے مطابق

ری بلڈ کروایا۔ انہی دنوں زارا کی پیدائش ہوئی تو

سیما بیگم کی والدہ کی طبیعت بگڑنے لگی۔کچھ ہی عرصے بعد وہ اپنی جمع پونجی بیٹی اور داماد کے نام کر کے داغِ مفارقت دے گئیں۔

زارا اور ولید کے آنے سے سیما بیگم اور اکرم صاحب کا گھرانا مکمل ہو گیا اور وہ خوشی اور سکون سے دن بسر کرنے لگے۔پیسے کی ریل پیل تو نہ تھی لیکن تنگی بھی نہ تھی۔ اکرم صاحب ان کی ہر خواہش کو بڑی خوش اسلوبی سے پورا کرتے تھے۔

Huria Malik Novels

لیکن پھر قسمت نے ایک دم سے پلٹا کھایا اور ایک دن دکانوں سے گھر واپسی کے دوران اکرم صاحب کی بائیک گاڑی سے ٹکرانے کے باعث وہ زخموں کی تاب نہ لاتے موقع پہ ہی دم توڑ گئے۔

یہ حادثہ سیما بیگم اور ان کے بچوں کے لیے بہت بڑا تھا۔بھری دنیا میں وہ بالکل اکیلی تھیں۔نہ انہیں کسی معاملے کی صحیح سے سمجھ بوجھ نہ کسی اپنے کا ساتھ۔

Huria Malik Novels

ایسے میں اپنے بالکل پڑوس میں پانچ سالوں سے
مقیم ارشد صاحب کے مشورے پہ انہوں نے
دکانیں کرائے پہ چڑھا دیں۔ اس مطلب پرست
دنیا میں ارشد صاحب اور ان کی بیوی نے صحیح
معنوں میں بہن بھائی بن کے ہر موقع پہ ان کی
رہنمائی کی اور ان کی مدد بھی کی تھی۔

ان کے لیے اور ان کے بچوں کے لیے ان کا
گھرانہ ہی اپنوں کی فہرست میں آتا تھا۔

Huria Malik Novels

لیکن وہ ہر بات کے لیے انہیں زچ نہیں کرتی تھیں۔اکثر اوقات ارشد صاحب خود انہیں جبار صاحب سے کرایہ لا لے دیتے تھے مگر اگر جو کبھی وہ دھیان نہ دیتے تو جبار صاحب انہیں یونہی ذلیل کیا کرتے تھے۔

"امی آپ پریشان نہ ہوں۔میں جیہ کی طرف جا رہی ہوں۔اگر ارشد انکل ہوئے گھر تو ان کو کہوں

Huria Malik Novels

گی۔ "وہ ماں کی شکل دیکھتی ساری سوچیں جھٹک کر بولی تو سیما بیگم نے گھور کے اسے دیکھا۔

"یہ کون سا ٹائم ہے جیہ کی طرف جانے کا؟ "

انہوں نے گھڑی کی طرف اشارہ کیا جو پانچ بجا رہی تھی۔

"امی آج صبح سے نہیں گئی۔بس دس منٹ ہو کے آتی ہوں۔ "اس نے جلدی سے دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے قدم دروازے کی طرف بڑھائے۔

جبکہ اس کی اس قدر پھرتی پہ سیما بیگم اس کو غائبانہ کوستی رہ گئیں۔

گیٹ بند کرنے کے بعد وہ سر جھکائے حسبِ عادت تیز تیز قدم اٹھاتی اندر کی طرف بڑھ رہی تھی جب ایک دم سے لمبے لمبے ڈگ بھرتے سامنے سے آتے اردشیر کے مضبوط وجود سے ٹکرانے کی صورت میں اسے دن میں تارے نظر آنے لگے تھے۔

Huria Malik Novels

اس اچانک تصادم پہ وہ اس سے پہلے کہ پیچھے کی طرف بہت بری طرح سے جا گرتی جب اردشیر نے سنبھلتے ہوئے اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے اپنی طرف کھینچا تو اس کا سر پھر سے اس کے سینے سے ٹکرایا تو خوشبو کے تیز ریلے سے اس کا دماغ پل میں جھنجھنا اٹھا۔

Huria Malik Novels

"آئم سوری شیر بھائی۔ "نامعلوم احساس کے تحت وہ تمتماتے چہرے کے ساتھ فوراً پرے ہوتی منمنائی تو وہ مزید بگڑا۔

"چلتے ہوئے اپنی آنکھوں کے ڈھکن کھول کے رکھا کرو۔ کسی دن سیما آنٹی کو کہیں مری ہوئی پڑی ملو گی۔ "لمحے کی دیر کیے بغیر اس کی نازک کلائی اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہ سخت لہجے میں بولتا یہ جا وہ جا۔

جبکہ اس کی اس بات پہ وہ فوراً ہول اٹھی۔

Huria Malik Novels

"اللہ نہ کرے۔جتنے سڑے ہوئے خود ہیں اتنی ہی سڑی ہوئی بددعائیں ہیں۔ "زیرِ لب بڑبڑاتی ہوئی وہ اپنا ماتھا سہلاتی ہوئی اندر کی جانب بڑھی۔

"تمہیں کیا ہوا؟ "لاونج میں بیٹھی جیا کی پہلی نظر اس کے سرخ ماتھے پہ پڑی جو شاید نہیں یقیناً اردشیر کی شرٹ کے بٹن کا نشان تھا جو اس کے زوردار طریقے سے ٹکرانے کے باعث اسے چبھا تھا۔

Huria Malik Novels

"مجھے ملک الموت سے واسطہ پڑا تھا۔ "جل کے بولتی وہ اسی کے پاس دھپ کی آواز کے ساتھ براجمان ہوئی تھی۔

"ارد بھائی سے تو نہیں ٹکرائی؟ "اسے ایک دم سے خیال آیا کیونکہ ابھی گھر سے وہی نکلا تھا۔

"بالکل۔اس پوری دنیا میں میرے سب سے بڑے دشمن وہی ہیں۔ایک تو ایک دم سے میرے سامنے

Huria Malik Novels

آ گئے۔ آئرن مین کے سگے، میرا سر پھاڑ کے رکھ دیا اور دوسرا یہ دیکھو میری کلائی اتنی زور سے پکڑی کہ یوں لگا جڑ سے اکھڑ جائے گی۔ "اپنا ماتھا اور کلائی اسے دکھاتی وہ مبالغہ آرائی کی حدوں کو چھونے لگی تھی۔

"لمبی لمبی نہ چھوڑو اب۔ "اس کے سرخ ماتھے اور کلائی پہ بنے انگلیوں کے سرخ نشانات سے نظر چراتی جیا نے اسے چڑانا چاہا۔

Huria Malik Novels

"یہ سچ ہے مس جیا صاحبہ۔ویسے مجھے اردشیر بھائی کی مسز سے دلی ہمدردی ہو رہی ہے، ایسا کوئی سٹیل بلکہ سٹون باڈی بندہ ان کو ملنے والا ہے نا کہ کیا ہی کہنے۔ "اپنی کلائی پہ اس کی انگلیوں کے بنے نشانات کو دیکھتی وہ مسلسل اپنے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی۔ جب جیا کو شرارت سوجھی۔

"تمہیں ہی نہ بیوی بنا دیں اردشیر بھائی کی؟ "اس کی شوخی پہ اسے جیسے جھٹکا سا لگا۔

Huria Malik Novels

اگلے ہی لمحے وہ استغفراللہ کہتی اس پہ چڑھ دوڑی۔

"اللہ نہ کرے جو مجھ پہ ایسا برا وقت آئے۔وہ بھائی کے روپ میں برداشت نہیں ہوتے اور۔۔۔۔۔۔ "

وہ جھرجھری لیتی بات ادھوری چھوڑ گئی۔

"تم میرے ہینڈسم بھائی کی انسلٹ کر رہی ہو؟ "جیا نے اس کی بات سن کر اسے آنکھیں دکھائیں۔

"میری مجال۔اچھا چھوڑو یہ فضول باتیں، یہ بتاو انکل آنٹی کہاں ہیں؟ "اس نے موضوعِ گفتگو بدلا۔

Huria Malik Novels

"غانیہ آپی کی طرف گئے ہیں۔ "

"چلو پھر کچن میں کچھ ٹرائی مارتے ہیں۔ "وہ ایک دم سے پرجوش ہوئی تو جیا بھی اس کے ساتھ کھڑی ہوتی کچن کی طرف بڑھ گئی جہاں اب وہ دنگل مچانے کو تیار تھیں۔

۔

Huria Malik Novels

جبار سے بمشکل کرایہ وصول کرنے کے بعد وہ آج گھر کے راشن لینے اور بجلی کے بل دینے کے لیے ولید اور زینی کو سکول و کالج بھیجنے کے بعد پیدل گھر سے نکل پڑی تھیں۔

رکشہ کروا کے وہ پہلے بل جمع کروانے کے لیے بینک کی طرف گئیں لیکن وہاں لگی لمبی قطار کو دیکھ کر انہیں پسینہ آ گیا۔

انہوں نے سوچا کہ پہلے راشن خرید لیں، کیا پتہ تب تک یہ قطار بھی کم ہو جائے۔یہی سوچ کے وہ واپس ہو لیں۔

ابھی بینک کی حدود سے نکلی ہی تھیں کہ سامنے سے تیز رفتار گاڑی کو آتے دیکھ کر ان کے اوسان خطا ہو گئے۔

ان کے بروقت سڑک کنارے ہونے کے باوجود گاڑی کا بونٹ ان سے آ ٹکرایا تو وہ لڑکھڑاتی ہوئی اگست کی تمتماتی دھوپ میں سڑک پہ جا گریں۔

Huria Malik Novels

"اے بڑھیا!اندھی ہو گیا؟دکھائی نہیں دیتا کیا؟ "

گاڑی میں بیٹھا وہ بگڑا امیر زادہ بہت بدتہذیبی سے سڑک پہ گری سیما بیگم کو دیکھ کے غرایا اور گاڑی ان کے پاس سے زن سے بھگا لے گیا۔

آنکھوں میں آنسو لیے وہ ہاتھ میں چھوٹے سے لیدر کے بٹوے کو مٹھی میں دبوچے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن درد کی شدت سے مارے بے بسی ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

Huria Malik Novels

"آنٹی "!مانوس سی مردانہ آواز پہ انہوں نے گردن گھما کے دیکھا تو اردشیر چہرے پہ فکرمندی لیے ان کی طرف جھکا ہوا تھا۔

"آپ گاڑی ہیں ناں؟میں بینک سے نکل رہا تھا جب اس ذلیل انسان کی گاڑی کو ہٹ کرتے دیکھا۔ "وہ انہیں سہارا دے کر کھڑا کرتے ہوئے

Huria Malik Novels

بول رہا تھا جبکہ وہ آنکھوں میں تشکر کے آنسو لیے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔

"آپ بائیک پہ بیٹھ جائیں گی یا میں گاڑی لے آوں؟ "کچھ فاصلے پہ کھڑی اپنی بائیک کی طرف اشارہ کرتا ہوا وہ بولا تو انہوں نے بمشکل نفی میں سر ہلایا۔

Huria Malik Novels

"گاڑی کی ضرورت نہیں ہے۔ "مدہم لہجے میں کہتیں وہ اس کے سہارے اس کی بائیک تک پہنچیں۔

"کہاں جا رہی تھیں آپ؟"بائیک پہ بیٹھنے کے بعد اس نے ہاتھ پیچھے کر کے انہیں سہارا دے کر بٹھایا۔

"بل جمع کروانا تھا اور کچھ راشن لینا تھا۔"درد کو برداشت کرتے ان کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

Huria Malik Novels

"آپ کیوں لینے کے لیے نکلی ہیں؟مجھے کہہ دیتیں یاسپاپا کو؟ "اس نے فوراً انہیں ٹوکا۔

"روز روز ایسے اچھا نہیں لگتا۔ویسے بھی ولید دو چار سالوں تک سنبھال لے گا یہ سب۔"انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا لیکن وہ مطمئن نہ ہوا۔

Huria Malik Novels

"اچھا کیوں نہیں لگتا؟ آپ اور ہم الگ تھوڑی ہیں۔اور ولید کو ابھی سے احساس دلائیں۔ "نرمی سے کہتے اس نے بات میں وقفہ لیا۔

"اور آج کے بعد آپ ایسے نہیں نکلیں گی۔میں خود یہ سب کام کر دوں گا جب گھر کا کام کرنے نکلا۔ "متانت سے کہتے اس نے بائیک کلینک کے سامنے روکی اور انہیں اترنے میں مدد دی۔

Huria Malik Novels

ڈاکٹر کے پاس سے جب وہ نکلے تو سیما بیگم کے چہرے پہ تھکاوٹ، درد اور پریشانی پھیلی تھی۔

کیونکہ ان کے پیر پہ ڈاکٹر نے پلاسٹر چڑھا دیا تھا اور اب انہیں زارا اور ولید کی ٹینشن تھی جو ان کے بغیر کوئی کام کرنے کے اہل نہ تھے۔

"آپ پریشان نہیں ہوں۔یہ میڈیسن لیتی رہیے گا۔انشاءاللہ ایک ہفتے تک ٹھیک ہو جائے گا۔ "نرمی

Huria Malik Novels

سے انہیں تسلی دیتے ہوئے وہ ساتھ لیے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

جبکہ وہ اس کے پیچھے بیٹھیں دل سے اسے ڈھیروں دعاوں سے نوازتی جا رہی تھیں۔

پریشانی اور بے چینی سے ادھر اُدھر چکر لگاتی وہ بند دروازے کو دیکھے جا رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"پریشان نہیں ہو، ابھی آ جاتی ہیں آنٹی۔ "جیا نے اس کا چہرہ دیکھتے اسے تسلی دینی چاہیے۔

"اس سے پہلے تو کبھی اتنی دیر نہیں کی۔مجھے کالج سے آئے گھنٹہ ہو چکا ہے وہ ابھی تک نہیں آئیں۔ "وہ روہانسے انداز میں بولی۔

Huria Malik Novels

اسی لمحے دروازے پہ گھنٹی بجی تو اس نے بھاگ کے

دروازہ کھولا مگر سامنے امی کی بجائے ولید کو دیکھ کر

اس کے حواس بکھرنے لگے۔

وہ مرے مرے قدموں سے واپس تخت کی جانب

مڑتی زیرِ لب بہت سی دعائیں پڑھ رہی تھی۔

"امی کہاں ہیں؟ "ولید نے سلام کے فوراً بعد حسبِ

معمول استفسار کیا تھا۔

Huria Malik Novels

"بازار گئی ہیں۔ "جیا نے مختصر جواب دیا کیونکہ وہ پریشان ہو جاتا۔

پندرہ منٹ کے مزید جان گسل انتظار کے بعد گھنٹی بجی تو اس نے تیزی سے بھاگ کے مین دروازہ کھولا۔

دروازہ کھلتے ہی امی کا چہرہ نظر آتے ہی وہ لپک کے ان کے سینے سے جا لگی۔

Huria Malik Novels

"کہاں رہ گئی تھیں آپ؟ آپ جانتی ہیں کہ میں کتنی پریشان ہو گئی تھی۔" فکرمندی سے کہتے اس کے لہجہ بھیگنے لگا۔

"یہ ساری باتیں اندر جا کے بھی ہو سکتی ہیں۔ اندر آنے دو آنٹی کو۔" تند لہجے پہ اس نے چونک کے سر اٹھایا تو امی کے کندھے پہ بازو پھیلا کے کھڑے اردشیر پہ نظر پڑی۔

Huria Malik Novels

وہ لمحے کی دیری کیے بغیر پیچھے ہٹی تو وہ امی کو سہارا دے کر اندر لے جانے لگا۔

"کیا ہوا امی کو؟ یہ پیر پہ پٹی کیوں بندھی ہے؟ "ان کے پیچھے چلتے اس کی زبان بھی چل رہی تھی۔

لیکن جیا نے اسے اشارے سے چپ کرواتے بھائی کے ساتھ سہارا دے کر امی کو تخت پہ بٹھایا۔

Huria Malik Novels

"کچھ نہیں ہوا مجھے۔جاو بھائی کے لیے شربت بنا کے لاو جلدی سے پہلے پھر کر لینا یہ تفتیش۔ "تخت پہ بیٹھتی امی نے مدہم لہجے میں اسے گھر کا تو دل میں ڈھیروں سوال لیے وہ چارو ناچار کچن میں چلی گئی۔

اور کچن میں کھڑے شکنجبین بناتے ہوتے ہوئے اس نے اردشیر کے جیا کو چیدہ چیدہ روداد سناتے ہوئے جب بات سنی تو دل کو سکون آیا۔

Huria Malik Novels

وہ جب ٹرے میں پانی کا جگ اور گلاس لیے باہر

نکلی تو وہ ولید کی احساسِ ذمہ داری پہ کلاس لے رہا

تھا۔

شکنجبین کے دو ٹھنڈے گلاس پینے کے بعد وہ اپنی

جگہ سے کھڑا ہوا تو ولید بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"کل سے پانچ بجے تم گھر آ جانا، میں سٹڈی میں

ہیلپ کر دیا کروں گا۔" اس نے ولید کو کہا تو وہ

چونک کے اسے دیکھنے لگی جو بلیک پینٹ کے ساتھ سکائی بلیو شرٹ جو کہ پسینے سے بھیگی ہوئی لگ رہی تھی، پہنے ہوئے تھا۔

"لیکن میں ولید کو کام کرواتی ہوں ارد بھائی۔" وہ جلدی سے بولی تھی۔

"میں نے چیک کیا تھا تمہارا کروایا ہوا کام۔انتہائی بکواس سمری اور پیراگرافس لکھ کے دیے تھے تم

Huria Malik Novels

نے۔ تم بس اپنی پڑھائی پہ فوکس کرو۔ "بنا امی، ولید و جیا کی موجودگی کا احساس کیے وہ اسے لتاڑ گیا تو وہ منہ بناتی اس کی پشت کو گھورتی رہ گئی۔

"یہ ارد بھائی تو میرے لیے ناقابلِ برداشت ہوتے جا رہے ہیں جیا۔ "اس نے مڑ کے جیا سے شکایتی انداز میں کہا تھا جو ہنس رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"اور تمہاری یہ پٹر پٹر چلتی میرے لیے ناقابلِ برداشت ہے زارا۔" امی نے فوراً اسے ٹوکا تو وہ منہ پھلاتی وہیں ان کے نزدیک تخت پہ براجمان ہو گئی۔

اور پھر اگلے چند لمحوں میں وہاں اس کی، جیا اور امی کی نا ختم ہونے والی باتیں شروع ہو چکی تھیں۔

Huria Malik Novels

کالج کی کینٹین میں بیٹھی وہ چٹنی میں سموسہ ڈبو ڈبو کے کھاتی عقابی نگاہوں سے ادھر ادھر گھومتے سٹوڈینٹس کو جج کرتی ان پہ حسبِ عادت تبصرے کر رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ فائنل ایئر والی صبا کی شادی نز۔۔۔۔۔ "بوتل کے گھونٹ بھرتی وہ بول رہی تھی جب جیا نے اس کے ہاتھ پہ چپت ماری۔

Huria Malik Novels

"صبا کو گولی مارو اور میری بات سنو۔ "اس کے خفیہ انداز پہ وہ بھی متجسس ہوتی آگے کو کھسکی۔

"امی اور آپی رشتہ دیکھنے گئی ہیں آج۔ "اس کے کہنے پہ اس نے کرنٹ کھا کے اسے دیکھا۔

"تمہارا؟ "اس کا سوال بڑا برجستہ تھا۔

"دُر فٹے منہ ہے۔میرا نہیں اردشیر بھائی کا۔ "منہ بناتے ہوئے وہ بات کے اختتام میں مسکرائی تھی۔

لیکن دوسری جانب اس کا جواب سُن کر زارا کے منہ میں موجود بوتل' پھرررر 'کی آواز کے ساتھ باہر نکلی تو کئی چھینٹیں جیا کے چہرے پہ بھی پڑی۔

"زارا کی بچی یہ کیا بدتمیزی ہے؟ "وہ دبا دبا سا چیخی تھی لیکن وہ مسلسل کھانستی جا رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"بیماری کیا پڑی ہے تمہیں؟کیوں کھانس رہی ہو؟ "

اس نے جھنجھلا کے اسے دیکھا جو اپنی سانسیں ہموار کر رہی تھی۔

"بیماری چھوڑو یہ بتاو کہ رشتہ اور وہ بھی اردشیر بھائی کا؟وہ جو آئرن مین کے چچا ہیں؟وہ جن کے سینے میں دل کی جگہ پتھر ہے؟وہ جن کو لڑکیوں کی ل سے چڑ ہے؟وہ جو رومانس نام کی کسی شے سے واقف نہیں ہیں؟اُن کے ساتھ پھوڑنے والے ہو تم لوگ کسی کی قسمت؟واقعی؟ "سانس بحال ہونے پہ

Huria Malik Novels

وہ جو بولنا شروع ہوئی تو پھر بنا بریک بولتی چلی گئی تھی۔

"شرم تو نہیں آتی میرے منہ پہ بیٹھ کے میرے بھائی کی بے عزتی کر رہی ہو؟"جیا نے دانت پیستے ہوئے اسے شرم دلانی چاہی۔

"شرم تو نہیں البتہ ہمدردی ہو رہی ہے متوقع بھابھی سے۔جس کی قسمت میں پتھر دل شخص لکھا جائے

Huria Malik Novels

والا ہے جس کے اندر نرم جذبات تو بالکل نہیں ہیں

بلکہ رومانس سے تو وہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔ "وہ ایک بار

پھر سے سموسہ کھاتی زورو شور سے شروع ہو چکی

تھی۔

جب عقب سے آنے والی سرد آواز پہ اسے محسوس

ہوا گویا کہ پل میں روح پرواز کر چکی ہے۔

Huria Malik Novels

"جیا؟ "اردشیر کی سرد آواز پہ جیا نے کرنٹ کھا کے گردن گھمائی تو دیکھا وہ زارا کی پشت پہ سر باسم کے ساتھ کھڑا تھا جو کہ اپنی ہنسی دبا رہے تھے۔

اور زارا تو گویا وہیں پتھر کی بن چکی تھی، پیچھے مڑ کے دیکھنے کے لیے جو ہمت درکار تھی وہ اس وقت اس میں ناپید تھی۔

"جی بھائی۔ "اپنا حلق تر کرتی جیا اپنی جگہ سے فوراً اٹھی اور چور اس پہ ڈالی جس کا ہاتھ چٹنی کی پلیٹ میں جم گیا تھا۔

اور ہونٹ یونہی نیم وا اور پھٹی ہوئی آنکھیں ایک ہی نقطے پہ مرکوز تھیں۔

Huria Malik Novels

"میں یہیں ہوں۔فارغ ہونے کے بعد مجھے کال کر دینا میں لے جاوں گا گھر۔ "سپاٹ لہجہ ہر قسم کے تاثرات سے پاک تھا۔

جس سے کم از کم جیا انداز نہ لگا سکی کہ آیا اس نے کیا کچھ اور کتنا کچھ سنا تھا؟

"ٹھیک ہے بھائی۔ "اس نے فوراً رضامندی دی تو اسے جیسے کرنٹ سا لگا۔

Huria Malik Novels

"نہیں۔ "یونہی بے حس و حرکت بیٹھے اس نے اپنے تئیں ہونٹوں کو بے آواز حرکت دی تھی لیکن اس کی آواز اتنی بلند ضرور تھی اس کے پاس سے گزر کے آگے بڑھتے اردشیر نے مڑ کے اسے دیکھا جو جیا کے جیسی سیاہ چادر اوڑھے نیم وا ہونٹوں کے ساتھ سٹل بیٹھی خاصی ہونق لگ رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"تم سے کسی نے پوچھا نہیں ہے اور منہ بند کر کے انسانوں کی طرح بیٹھو۔"

قدرے اس کی جانب جھکتے ہوئے وہ دبے لہجے میں گرجا تو وہ اس کے ڈارک کولون کی مہک اور لفظوں کی بمباری پہ کسی گہرے خواب سے چونکتی جھرجھری لیتی پیچھے ہٹی اور اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر ہنسی دباتے سر باسم کو۔

یکایک ڈھیروں شرمندگی محسوس کرتی وہ سر جھکا گئی۔

Huria Malik Novels

ایک نظر اس کے جھکے سر پہ ڈال کے وہ لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے غائب ہو گیا۔

"جیا اب کیا ہو گا؟ پتہ نہیں ارد بھائی نے کیا کچھ سنا ہے۔" ان کے جانے کے بعد وہ پریشانی سے بولتی جیا کی طرف مڑی جو اس کے بائیں ہاتھ پڑی کرسی پہ بیٹھی تھی۔

Huria Malik Novels

"ڈونٹ وری۔بھائی نے کچھ نہیں سنا ہو گا ورنہ وہ اتنے آرام سے بنا ڈانٹ کے یہاں سے نا جاتے۔"

جیا کی تسلی پہ اس کے دل کو تھوڑا سکون ملا تبھی وہ سر ہلاتی اپنے لیے چاٹ منگوانے لگی۔

کالج میں فریشرز کو پارٹی دینے کے لیے تیاریاں زورو شور سے جاری تھیں۔

Huria Malik Novels

جس کی وجہ سے بہت ساری کلاسز نہیں ہوتی تھیں اس لیے وہ آج کل کالج نہیں جا رہی تھی کہ امی کا پاوں بھی زخمی تھا تو وہ ریلیکس ہو کے گھر کے کام کاج نپٹا لیتی تھی۔

"اماں!میں کھانا بنا دیا ہے۔میں تھوڑی دیر کے لیے جیا کی طرف جا رہی ہوں اسے کپڑے دکھانے کے لیے۔ولید کے آنے تک واپس آ جاوں گی۔ "

Huria Malik Novels

ہاتھوں میں کپڑوں کو لپیٹے وہ حسبِ عادت تیز تیز بولتی ان کا جواب سنے بغیر باہر کی جانب بڑھی۔

"زارا یہ تیز دھوپ میں تمہارے باہر نکلنے کی اس عادت سے میں بہت تنگ ہوں۔" انہوں نے عقب سے ہانک لگائی تھی۔

Huria Malik Novels

"میں کون سا چیچہ وطنی جا رہی ہوں۔یہ دیوار پار جانا ہے مجھے۔ "وہ لاپرواہی سے بولتی مین دروازے سے باہر نکلی تو ایک پجارو تیز رفتاری سے اس کے پاس سے گزرتی کچھ فاصلے پہ جا رکی۔

اس سے پہلے کہ وہ واپس کو مڑتی گاڑی اس کے نزدیک پہنچتی وہ اپنے دھیان میں مگن ساتھ والے گھر کے بڑے سے گیٹ کے اندر غائب ہو چکی تھی۔

Huria Malik Novels

جبکہ پجارو کی فرنٹ سیٹ پہ براجمان' منشاء علی '

پر سوچ نگاہوں سے اس زنک کلر کے گیٹ کو تا دیر

گھورتا رہ گیا۔

ـــ

آنکھیں تیری کتنی حسین

کہ ان کا عاشق میں بن گیا ہوں

ہونٹوں پہ شوخ سی دھن گنگناتی وہ اپنی ہی مستی میں مگن چھوٹا سا لان عبور کرتی برآمدے کی سیڑھیوں پہ چڑھنے ہی لگی تھی کہ سامنے سے آتے اردشیر سے زوردار ٹکر ہونے کے نتیجے میں جہاں ہاتھ میں پکڑے کپڑے اور دیگر لوازمات نیچے جا گرے وہیں اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

اس پر سونے پہ سہاگہ کے اس کے گانے کے بول گنگنانے کے لیے کھلے لب اس زوردار تصادم کے نتیجے میں اردشیر کی براون قمیض کے اوپری دو کھلے

Huria Malik Novels

بٹنوں سے جھلکتے سینے پہ جا ٹکرائے تو اسے بے

ساختہ سہارا دیتا اردشیر اور اس کی قمیض کو سینے سے

جھکڑتی زارا دونوں ہی دم بخود رہ گئے تھے۔

دل کی دھڑکن رکی تھی کہ رواں ہوئی تھی مگر

ایسے اچانک اتفاق پہ دھڑکنیں متزلزل ہو گئیں۔

تبھی وہ ایک جھٹکے سے کمر کے گرد سہارے کے

لیے جمے بازو کوہٹاتی پیچھے ہٹی اور خجالت سے سرخ

ہوتے اسے دیکھا۔

جو دانتوں پہ دانت جمائے ضبط سے سرخ پڑتے

چہرے کے ساتھ اسے ہی گھور رہا تھا۔

"آئم۔۔آئم سوری ارد بھائی، میں دیکھا نہیں تھا۔ "

سبکی سے چور ایک نظر اس کے سینے پہ ڈالی تو جانے

کیوں دل میں عجیب سی لہر دوڑ گئی تھی۔

لیکن وہ اس کے سوری پہ بھی انہی کٹیلے تاثرات

سے اسے دیکھتا سائیڈ پہ ہوا۔

Huria Malik Novels

"گو۔۔" ہاتھ سے اشارہ کرتے اس نے سرد لہجے میں کہا تو اس نے لب کچلتے ہوئے جھک کے اپنے کپڑے دونوں ہاتھوں میں سمیٹے اور بنا اس کی جانب دیکھے اندر کو بھاگ گئی۔

"احمق۔" سینے پہ محسوس ہوتے لمس سے جھنجھلاتے ہوئے اس نے قدم بڑھائے جب روشنی کے جھماکے پہ اس نے سرسری سی نظر اپنے قدموں کی طرف ڈالی تو نظر ٹھٹھک سی گئی۔

Huria Malik Novels

اگلے ہی پل وہ پنجوں کے بل جھکتا فرش پہ گرے سنہری جھمکے کو اپنی انگلیوں میں تھام چکا تھا۔

"ارے زارا "!اس کے اندر داخل ہوتے ہی غانیہ آپی نے اسے دیکھتے ہی خوشی سے نعرہ لگایا تو وہ حواس یکجا کرتی بمشکل مسکرائی تھی۔

Huria Malik Novels

"کیسی ہو؟اور یہ چہرہ کیوں اتنا سرخ ہو رہا ہے؟ "

اسے گلے ملتی غانیہ آپی نے اس کے تمتماتے چہرے کو دیکھتے استفسار کیا تو اک بار پھر سے عجیب سے احساس نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔

"کچھ نہیں۔شاید تیز دھوپ کا اثر ہے۔ "بات بناتی ہوئی وہ چہکتے ہوئے' آیان 'کی طرف متوجہ ہو گئی جو زارا خالہ کہتے اس کی ٹانگوں سے لپٹ چکا تھا۔

Huria Malik Novels

"خالہ کی جان!کیسے ہو؟ "کپڑے وہیں صوفے پہ پھینک کے وہ آیان کو بانہوں میں لیے ثمینہ بیگم کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"آنٹی! آپ نے یہ لفافے کیوں پاس رکھے ہوئے ہیں؟ "اس نے آیان سے باتیں کرتے ہوئے آنٹی کے پاس انویلپ کو دیکھ کے استفسار کیا۔

Huria Malik Novels

"یہ رشتے والی نے کچھ لڑکیوں کی تصویریں دی ہیں اردشیر کے لیے۔ ابھی اس کو دکھائی ہیں تو یہی پڑی ہیں۔" ان کے تفصیلاً جواب دینے پہ اس کے چہرے پہ جوش و خروش پھیل گیا۔

"ارد بھائی کے لیے لڑکیاں؟انہوں نے تصاویر دیکھیں؟ "وہ اشتیاق سے بولتی لفافے سے تصویریں نکال کے دیکھنے لگی۔

ایک سے بڑھ کے ایک لڑکی تھی۔

"ہاں نا اور ایک کی طرف مثبت اشارہ بھی دے گیا ہے۔" آنٹی کی بجائے غانیہ آپی نے جواب دیا تو اسے جھٹکا سا لگا۔

"واقعی؟مطلب کہ دی مین ود سٹون ہرٹ مسٹر اردشیر نے لڑکیوں کی تصاویر دیکھیں؟ اور نا صرف دیکھیں بلکہ پسند بھی کر گئے۔" آنکھیں پٹپٹاتی وہ مصنوعی حیرانگی کا مظاہرہ کرتی جس انداز میں بولی ان سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"مجھے لگتا جس دن شیر لالہ شادی ہونی تمھیں انہیں دلہا بنے دیکھ کے غش پڑ جانے اور جب وہ مسکرائے تب تو عالمِ بالا پہنچ جاو گی۔ "اس کی ایکٹنگ پہ تبصرہ کرتی جیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے کھینچ کے کشن اسے رسید کیا۔

"اللہ نہ کرے۔میں تو ارد بھائی کو دلہا بنے ضرور دیکھوں گی۔میں دیکھنا چاہوں گی کہ وہ لڑکیوں سے

Huria Malik Novels

بات کرتے کیسے لگتے ہیں؟ "وہ مکمل شرات پہ آمادہ تھی۔

"میرے بیٹے کی شرافت کا مذاق اڑا رہی ہو؟ "ثمینہ آنٹی نے مسکراہٹ دباتے مصنوعی خفگی دکھائی۔

Huria Malik Novels

"میری مجال۔ "اس نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگاتے آیان کے ہاتھ سے لولی پاپ لیا تاکہ اسے کھول کے دے۔

"یہ کپڑے پارٹی کے لیے لے کے آئی ہو؟ "جیا کی توجہ گولہ بن کے پڑے کپڑوں پہ گئی تو پوچھ بیٹھی۔

"ہاں یہ جو عید پہ لیا تھا۔یہی پہنوں گی ساتھ جیولری بھی ہے۔ "وہ اسے سوٹ دکھانے لگی لیکن

Huria Malik Novels

جیولری دکھاتے ہوئے جب ایک جھمکا غائب پایا تو پریشان ہو گئی۔

"آئے ہائے! میرا جھمکا نجانے کہاں گم ہو گیا؟ میں تو خوش تھی کہ میری ساری چیزیں مکمل ہیں۔ "اس نے روہانسے انداز میں جیا کی طرف دیکھا۔

Huria Malik Novels

پریشان مت ہو۔کچھ گھنٹوں کے لیے پہننے ہیں تو نئے مت لینا۔جیا یا غانیہ سے لے کے پہن لینا اس سے ملتے جلتے۔ "ثمینہ آنٹی نے اس کا چہرہ دیکھتے فوراً اسے ڈپٹا کہ کہیں اب امی کو تنگ نہ کرنے لگ جائے۔

ان کی بات سن کے وہ سر اثبات میں ہلاتی جیا اور غانیہ آپی کے پاس سر جوڑ کے بیٹھ گئی۔

Huria Malik Novels

سیاہ رنگ کے پیروں کو چھوتی دیدہ زیب فراک زیب تن کیے وہ سنہری جھمکے کانوں میں ڈالے، خوبصورت بالوں کو ڈھیلی سی چٹیا میں باندھے، سر پہ دوپٹے ٹکائے قدرے بے چین سی تھی۔

"جیا!مجھے کچھ دنوں سے ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے کوئی مجھے سٹاک کر رہا ہے۔ مسلسل دیکھ رہا ہے۔ "

Huria Malik Novels

بلیو کلر کے فراک میں ملبوس جیا کے کانوں میں سرگوشی نما انداز میں بولتی وہ اضطرابی حالت میں چار سو نگاہیں دوڑانے لگی۔

"اونہوں! کچھ نہیں ہے اور تمہیں کون سٹاک کرے گا۔ پریشان نہیں ہوا کرو۔" سٹیج پہ ہونے والی پرفارمینس کو دیکھتی جیا نے اس کی بات چٹکیوں میں اڑائی۔

Huria Malik Novels

"کبھی جو تم کسی بات کو سیریس لے لیا کرو۔جب ہم گھر جاتی ہیں تب بھی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ "اس نے اس کو دیکھتے ہوئے خفگی سے کہا تو وہ اسے دیکھ کے مسکرانے لگی جو آج بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"اب اتنی پیاری لگو گی تو میرے سمیت سارے دیکھیں گے نا۔ "اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے شرارت سے اسے چھیڑا۔

Huria Malik Novels

"بکو مت۔ "وہ فوراً جھینپی۔

"اچھا تم پریشان نہیں ہو۔میں کل سے بھائی کو کہوں گی کہ کچھ دن ہمیں پک اینڈ ڈراپ کر لیں۔ "

جیا کے رسانیت سے کہنے پہ وہ پر سکون سی ہو گئی کہ اردشیر سے ڈر اور چڑ اپنی جگہ لیکن اس کی موجودگی میں سکون رہتا تھا۔

Huria Malik Novels

امی کے ساتھ تخت پہ بیٹھی وہ سبزی بنا رہی تھی۔دو دن پہلے ارشد انکل امی کو ساتھ لے جا کے پلاسٹر اتروا کے لائے تھے جو دو ہفتے کی بجائے تین ہفتے رکھنا پڑا تھا لیکن ابھی بھی ڈاکٹر نے احتیاط کا کہا تھا۔ تبھی وہ کوشش کر رہی تھی کہ زیادہ کام خود نپٹائے۔

Huria Malik Novels

ابھی بھی امی کے پاس بیٹھے اسے سمجھ نہ آئی کہ کیسے انہیں بتائے کہ راشن ختم ہونے والا ہے جبکہ ابھی تو کرایہ بھی نہیں آیا اور نہ وہ جا سکتی تھیں لینے کے لیے۔

ابھی وہ اسی شش و پنج میں کھوئی تھی کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔

Huria Malik Novels

اس نے چھری سبزی والی ٹوکری میں رکھی اور دروازہ کھولنے کے لیے چل پڑی۔

دروازہ کھولنے پہ نظر آنے والے چہرے کو دیکھ کر وہ حسبِ عادت پل بھر کو ہونق سی ہو گئی۔

"اب تمہیں کون سا جرمانہ ادا کر کے اندر جانا پڑے گا؟ "ٹھنڈی ٹھار طنزیہ آواز پہ وہ فوراً ہوش میں آتی سائیڈ پہ ہوئی تو وہ اندر داخل ہوا۔

Huria Malik Novels

اس کے اندر داخل ہونے پہ اس کی نظر اس کے ہاتھوں میں موجود ڈھیر سارے شاپروں پہ پڑی تو آنکھوں میں الجھن سی تیرنے لگی۔

اردشیر کے بعد حمزہ بھی اپنا بیگ لیے اندر داخل ہوا تو وہ اس کے ساتھ آگے بڑھی جہاں وہ امی کے نزدیک تخت پہ شاپر رکھ رہا تھا۔

Huria Malik Novels

"خالہ!یہ میں سامان لے آیا ہوں، ساتھ لسٹ اور دکانوں کا کرایہ بھی موجود ہے۔ "اس نے ایک لفافہ امی کی طرف بڑھاتے ہوئے نرمی سے کہا تو ان کی آنکھوں میں تشکر بھری نمی آ ٹھہری۔

"جیتے رہو۔اللہ ڈھیروں رنگ لگائے آمین۔ "اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے انہوں نے دل سے دعا دی تھی۔

Huria Malik Novels

جبکہ وہ چپ چاپ ایک سائیڈ پہ کھڑی اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو ہلکی سی سرخی اور پسینے سے تر تھا۔

"زارا جاو بھائی کے لیے پانی لے آو۔ "امی نے اسے آواز دی تو وہ چونکی اور پھر کچن میں چلی گئی۔

جبکہ اس کے پیچھے شاپر اٹھا کے آتا حمزہ اسے بڑے جوش سے بتا رہا تھا کہ آج ارد بھائی نے اسے گاڑی

Huria Malik Novels

میں پڑھا دیا تھا کیونکہ آج گروسری کے لیے جانا تھا
اس لیے انہوں نے اس کو بھی ساتھ لے لیا اور
اس سے ساتھ ساتھ ضرورت کی چیزوں اور دکانوں
کی لوکیشن کا پوچھتے گاڑی میں ہی ٹیوشن دے دی۔

بنا کوئی ہوں ہاں کیے وہ گم سم سی ہاتھ چلاتی دل
میں ڈھیروں اجنبی احساسات لیے اس کی باتیں سنتی
شربت سے بھرا جگ اور خالی گلاس ٹرے میں رکھ
کے باہر نکلی جہاں وہ امی کے سامنے کرسی پہ بیٹھا
باتیں کر رہا تھا۔

Huria Malik Novels

شربت گلاس میں ڈال کے اس کی جانب گلاس
بڑھایا تو اپنے دھیان میں گم اردشیر نے ہاتھ بڑھا
کے گلاس کو تھاما تو اس کی انگلیاں اس کے نرم ہاتھ
کو چھو گئیں۔

اس تصادم پہ اردشیر نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا
جس نے فوراً ہاتھ پیچھے کھینچا تو گلاس لرز سا گیا۔

Huria Malik Novels

"احمق "!اپنی انگلیوں پہ محسوس ہوتے اس کے نازک ہاتھ کے لمس کے احساس کو جھٹکتے ہوئے اس نے گلاس ہونٹوں سے لگا لیا۔

جبکہ دوسری جانب وہ عجیب سی کیفیات میں گھری ہوئی تھی۔یہ پہلی بار تو نہ تھا، اردشیر سے بعض دفعہ نزدیکی بے حد زیادہ بھی رہی تھی لیکن اسے آگ، ایسا احساس پہلے تو کبھی نہ جاگا تھا۔

پھر آج کیوں؟

Huria Malik Novels

اس کی پشت کو دیکھتی وہ اس سوال کا جواب تلاشتی

رہ گئی۔

"یہ تم اتنی خوش کیوں لگ رہی ہو؟ "سڑک

کنارے چلتی وہ دس سے پندرہ منٹس کے فاصلے پہ

موجود اپنے کالج کی طرف جا رہی تھیں جب زارا

نے جیا سے استفسار کیا۔

Huria Malik Novels

"آج ہم شام میں شیر بھائی کا رشتہ فائنل کرنے جا رہے ہیں۔آنٹی کو بھی بلایا نے کہا ہے وہ بھی ہوں گی ساتھ۔ "جیا کے خوشی سے بتانے پر یکلخت اک سناٹا سا اس کے اندر چھا گیا۔

جس سے فوراً چھٹکارا پاتی وہ اس کی طرف گردن گھما کے بولی۔

Huria Malik Novels

"اوہ مطلب ارد بھائی نے لڑکی کے لیے رضامندی دے دی۔ویسے لگ کیسے رہے تھے کسی لڑکی کے متعلق بات کرتے ہوئے؟ "لہجے میں شرارت سموئے وہ اک بار پھر سے اسے چھیڑ رہی تھی۔

"کیا خیال ہے جب شیر بھائی اور سحر بھابھی کی ملاقات ہو تمہیں کسی کونے میں چھپا نہ دوں؟تاکہ تم بھائی کو رومینس کرتے دیکھ لو۔ "جیا نے بھنا کے جوابی کاروائی کی تو اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔

Huria Malik Novels

اسی لمحے ایک گاڑی زن سے ان کے قریب سے گزری تو زارا کی نگاہ الجھی۔

"یہ۔۔یہ گاڑی؟ "اس کی نظر دور جاتی گاڑی پہ مرکوز تھی۔

"کیا ہوا؟ "جیا نے دور سڑک پہ دیکھا۔

Huria Malik Novels

"میں نے غور کیا ہے کہ جب جب میں گھر سے باہر نکلوں حتیٰ کہ تم لوگوں کے گھر بھی جاوں تو اس گاڑی کو ضرور آس پاس دیکھتی ہوں۔ "اس کے لہجے میں عجیب سی الجھن تھی۔گویا کہ وہ اندرونی کشمکش سے دوچار تھی۔

"یہ اتفاق ہو سکتا ہے۔تم پریشان نہ ہو اور اگر زیادہ ٹینس ہو تو اکیلے نکلنے کی ضرورت نہیں۔ "اس کے چہرے کو دیکھتی جیا نے نرمی سے کہا تھا کیونکہ کالج

Huria Malik Novels

سے تو اب ایک ہفتے سے اردشیر ہی پک اینڈ ڈراپ

کرتا تھا۔

رات وہ گھر نہیں تھا اس لیے وہ آج پھر اکیلی نکل

آئی تھیں۔اس لیے اس نے اسے اکیلے گھر آنے

سے بھی منع کر دیا۔

"برسوں سے آنا جانا ہے۔کبھی ایسا احساس نہیں

ہوا۔اب یہ مہینے بھر سے عجیب ہی دھڑکا لگا رہتا

Huria Malik Novels

جیسے کوئی مسلسل تاک میں بیٹھا ہے۔ "وہ عجب الجھن زدہ سے لہجے و انداز میں گویا ہوئی تھی۔

"ڈونٹ وری۔میں شیر بھائی سے بات کروں گی۔ "

جیا کے کہنے پہ وہ چپ چاپ اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔ کیونکہ اس نام پہ ایک دفعہ پھر سے ایک اجنبی احساس نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

Huria Malik Novels

ـــ

ــــــ

جلے پیر کی بلی کی مانند وہ ادھر سے ادھر چکر لگاتی سیما بیگم کا انتظار کر رہی تھی جو آج' اردشیر 'کا رشتہ فائنل کرنے گئی تھیں۔

Huria Malik Novels

"یہ میرے دل کو نجانے کون سے پتنگے لگے ہیں۔ارد بھائی مانا کہ بہت اچھے اور کیئرنگ روپ میں میرے سامنے آتے رہے ہیں لیکن وہ میرے لیے دشمنِ اول ہیں۔جن کی شادی ہونے پہ مجھے ڈھیروں خوشیاں منا کر ان کی بیوی کے ساتھ مل کے سارے بدلے چکانے تھے۔اب کیوں یہ سارے پلانز خاک کی نذر ہو رہے ہیں؟کیوں دل دغا بازی پہ مائل ہو رہا ہے؟ ارد بھائی کی شادی کا سن کے کیوں دل بھاری ہونے لگتا ہے؟ "ناخن

Huria Malik Novels

چباتی وہ خود سے سوال و جواب کر رہی تھی کیونکہ اس وقت وہ اکیلی تخت پہ بیٹھی تھی کہ حمزہ سونے کے لیے جا چکا تھا۔

"یا اللہ میرے دل کو سکون دے۔اسے سمجھا کہ ارد بھائی وہی ہیں۔یہ کیوں ان کے نام پہ تیز دھڑکنے لگا ہے؟ "وہ اپنی بدلتی لے سے پریشان حال تھی کہ وہ اپنی اجنبی اور قطعی غیر مانوس سی کیفیت سے انجان تھی۔

Huria Malik Novels

اور سبب سے بھی ناواقف تھی کہ ابھی' محبت 'جیسے

پنوں سے پالا نہ پڑا تھا۔

گھڑی کی سوئیاں رات کے آٹھ بجانے لگیں تو وہ

متفکر ہونے لگی مگر چند منٹوں کے بعد جب گاڑی کا

ہارن سنائی دیا تو دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔

Huria Malik Novels

اس نے جلدی سے بھاگ کے دروازہ کھولا تو سیما بیگم گاڑی سے اتر کے دروازے کی سمت بڑھ رہی تھیں۔

"مبارک ہو انکل اور آنٹی آپ سب کو۔ میں کل چکر لگاؤں گی۔ "اس نے سر جھٹک کے منفی سوچوں کو پرے دھکیلتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے سبھی افراد کو اپنی قدرے اونچی آواز میں مبارک دی اور پھر امی

Huria Malik Novels

کے اندر داخل ہونے پہ مڑ کے دروازہ بند کرنے لگی۔

"ہو گیا رشتہ فائنل؟"پانی کا گلاس امی کو تھماتے وہ ان کے سامنے ہی ٹک گئی جو تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے سر اثبات میں ہلا گئیں۔

Huria Malik Novels

"کب کر رہے ہیں منگنی؟" اس نے دوسرا سوال داغا۔

"منگنی نہیں ہو گی۔دو ماہ بعد شادی کریں گے کیونکہ اردشیر تین ماہ تک آفس والوں کی طرف سے کسی ڈپلومے کے لیے باہر جا رہا ہے تو اس سے پہلے کا فائنل کیا ہے۔" امی کے تفصیلاً جواب دینے پہ وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔

Huria Malik Novels

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔آپ چینج کر لیں۔میں آپ کے لیے چائے بنا کے لاتی ہوں۔ "مصنوعی بشاشت سے کہتی وہ جلدی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

Huria Malik Novels

اکتوبر کے اختتامی دن چل رہے تھے اس لیے ہواوں میں اب پہلے سی تپش نہ رہی تھی بلکہ صبح اور شام کے وقت ہوا خوشگوار محسوس ہوتی تھی۔

آج اتوار تھا تبھی اس نے صبح اٹھ کے ناشتے کے بعد سکون سے حمزہ کو ساتھ ملا کے سارے کام نپٹائے اور پھر نہانے کے لیے چل پڑی۔

Huria Malik Novels

"آپی! پڑی تو آپ ایسے ہیں جیسے کنال بھر کی کوٹھی کی صفائی کی ہے حالانکہ آپ نے اس چھوٹے سے گھر کے کام بھی مجھ غریب سے کروائے ہیں۔ "

نہانے کے بعد وہ برآمدے میں پڑی کرسی پہ ڈھیلے ڈھالے انداز میں بیٹھی ہوئی بال خشک کر رہی تھی جب آج کی پریڈ پہ بھنے ہوئے حمزہ نے فقرہ اچھالا۔

"ہاں تو تمہیں ٹرین کر رہی ہوں نا کہ کل کو بیوی کی مدد کیا کرنا۔ "اس نے شانِ بے نیازی سے وجہ بیان کی تھی۔

"تو آپی آپ بھی ٹرین ہو جائیں ناں پلیز۔کل کو شوہر کی مدد کر دیا کرنا۔ "حمزہ نے فوراً لفظ توڑ موڑ کے بات اس کو ٹکرائی تو وہ سلگ اٹھی۔

Huria Malik Novels

"بکواس نہ کیا کرو۔ آپی ہوں تمہاری۔ "فوراً سیدھا

ہوتے بال کیچر میں قید کیے تھے۔

تبھی لمحے بھر کو اس کی سماعتوں کو یوں محسوس ہوا

کہ کوئی گاڑی گھر کے نزدیک آ کے رکی ہو۔لیکن

پھر وہم سمجھتی نظر انداز کر گئی۔

"امی!میں جیا کی طرف جا رہی ہوں۔سب کو

مبارک باد بھی دینی ہے ابھی۔ "وہ صبح سے گئی

Huria Malik Novels

نہیں تھی اس لیے اب جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔

"اچھا۔ جلدی آ جانا پھر کپڑے استری بھی کرنے ہیں۔ "کچن سے بر آمدے میں آتی امی نے فوراً تاکید کی تو وہ منہ بناتی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

Huria Malik Novels

دروازہ ایک جھٹکے سے کھولنے پر وہ اگلے ہی پل

ایک دم۔سے پیچھے ہوئی تھی۔

کہ عین دروازے کے سامنے چونتیس پینتیس سالہ

ایک قطعی انجان مرد دو اسلحہ بردار لوگوں کے

ہمراہ کھڑا تھا۔

"سائیں!راستہ دو۔ "اس شخص نے سر تا پا گہری

نگاہوں سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے اسے ایک ہاتھ

Huria Malik Novels

سے پرے کرنا چاہا جب وہ ہوش میں آتی پیچھے ہوئی تھی۔

"کون ہیں آپ لوگ اور کس سے ملنا ہے؟ "سائیڈ پہ ہوتی وہ فوراً لہجے میں سنجیدگی سموئے بولی تو وہ بنا اسے جواب دیے اندر داخل ہوا تھا۔

Huria Malik Novels

اس کے اندر جانے پہ اس نے دیکھا کہ اس کے پیچھے ایک اڑتیس چالیس سالہ مناسب سے قد کی عورت بھی تھی۔

"زارا کیا ہوا؟یہ کون لوگ ہیں؟ "اس کی آواز سن کے امی نے اسے آواز لگائی تبھی ان کی نظر ان افراد پہ پڑی تو فوراً حیرانگی سے پوچھنے لگیں۔

Huria Malik Novels

مگر جونہی وہ چار افراد پہ مشتمل قافلہ ان کے نزدیک پہنچا تو ان کی آنکھوں میں ناگواری بھری حیرت جاگی تھی۔

کیونکہ وہ سفید لٹھے کے سوٹ میں ملبوس اس مرد کو پہچان گئی تھیں کہ اسی کی گاڑی کی ٹکر سے وہ کچھ ہفتے پہلے زخمی ہوئی تھیں اور اس پہ مستزاد اس شخص کے بدلحاظ الفاظ اور انداز۔۔۔

Huria Malik Novels

"آپ کون؟اور ایسے اندر کیوں چلے آ رہے ہیں؟ "

ایک نظر اسلحہ بردار اشخاص پہ ڈال کے اماں نے سخت لہجے میں استفسار کیا تھا جبکہ زارا اور حمزہ بہت خاموشی سے ان کے عقب میں جا کھڑے ہوئے تھے۔

"منشاء علی نام ہے ہمارا۔شہر سے دور گاوں کا وڈیرہ ہوں میں۔آپ کی بیٹی کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں۔ "

برآمدے میں پڑی کرسی پہ براجمان ہوتا وہ اس

Huria Malik Novels

انداز میں بولا کہ اماں کا چہرہ پہلے سرخ اور پھر ایک دم سے سفید پڑا تھا۔

جبکہ زارا اور حمزہ تو گویا بدن کاٹو تو لہو نہیں کی مصداق حق دق کھڑے تھے۔

"کیا بکواس ہے یہ؟ایسے منہ اٹھا کہ رشتہ مانگنے چل آئے؟جاو میاں ہمیں نہیں کرنا کوئی رشتہ۔"ڈھیر ساری ہمت یکجا کرتے ہوئے امی نے خود کو سنبھالا

Huria Malik Novels

اور لہجے میں درشتگی سموئے بولیں لیکن ان کے

تاثرات میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔

"اجازت دے دیتیں تو اچھا تھا لیکن بتا دیتا ہوں کہ

منشاء علی ایسی اجازتوں کا محتاج نہیں ہے۔ بہت

دنوں سے اس کا پیچھا کر رہا ہوں۔دل کو بری طرح

بھا چکی ہے یہ اس لیے صبر نہیں کر سکتا اب۔

صائمہ نکال کے انگوٹھی پہناو سائیں کو۔ "خاصے

مفصل انداز میں وہ گویا ہوا تو زارا کی گویا سانسیں

تک رک گئیں۔اس نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ایک طرف کھڑی اس عورت کو خوفزدہ انداز میں دیکھا۔

"بکواس بند کرو اور نکلو میرے گھر سے ورنہ پولیس کو بلوا لوں گی۔" اس کی بکواس پہ امی ایک دم سے بھڑک اٹھی تھیں جس سے اس کی پیشانی پہ بل پڑے تھے۔

Huria Malik Novels

"بزرگوار ایک ہی بیٹا ہے تمہارا کیوں اس کی جان کی دشمن بنی ہو۔" ایک تند نظر ان کے عقب میں کھڑے حمزہ پہ ڈال کے اس نے اماں کو ایک خاموش دھمکی دی تھی جسے سن کے سبھی کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

جب کہ ان کے چہرے دیکھ کے وہ مزید کمینگی سے گویا ہوا۔

Huria Malik Novels

"اور ویسے بھی اسے اٹھوانا میرے لیے بالکل مشکل نہیں ہے۔اس لیے بیٹے کی جان اور بیٹی کی عزت کا خیال رکھو۔ "بات بات کرتے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور صائمہ نامی اس عورت سے انگوٹھی لی۔

"یہ پہلی بیوی ہے میری، پوچھ اس سے حویلی میں راج کر رہی ہے یہ۔تمہاری بیٹی کو بھی رانی بنا کر

Huria Malik Novels

رکھوں گا کیونکہ دل کو بھا گئی ہے یہ۔" وہ انگوٹھی

لیے ان کی طرف بڑھا تو اماں کسی چڑیا کی مانند اپنے

پروں میں ان کو چھپاتیں پیچھے کو کھسکی۔

لیکن اس نے ہاتھ بڑھا کے بڑی سختی سے اس کا

بازو تھاما تو اماں نے اس کے سینے کی جانب ہاتھ

بڑھایا ہی تھا کہ بندوقوں کا رخ زارا اور حمزہ کی

طرف ہو گیا۔

Huria Malik Novels

ان سب کے لٹھے کی مانند سفید پڑتے چہروں کو محظوظ کن نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ اس کی بند مٹھی کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

جو وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی اور زور سے بھینچ رہی تھی۔

"ضد نہیں کرو سائیں ورنہ گولی چل جائے گی۔ "

ایسی بھیانک دھمکی تھی کہ پسینے سے تر ہتھیلی خود بخود کھل گئی تھی۔

"دو ہفتوں کے بعد بارات لے کے آوں گا۔ "

انگوٹھی پہنا کے وہ فاتحانہ انداز میں بولا اور جس طرح سے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا۔

جبکہ وہ بائیں ہاتھ میں چمکتی انگوٹھی کو پتھریلی نگاہوں سے دیکھتی وہیں گھٹنوں کے بل زمین پہ

Huria Malik Novels

بیٹھتی چلی گئی جبکہ اسے دیکھتی اماں حمزہ کو سینے سے لگائے دھاڑیں مار مار کے رو رہی تھیں۔

-

"او میرے خدا۔ "اس وقت ارشد صاحب، ثمینہ بیگم، اردشیر اور جیا ان کی طرف موجود تھے کیونکہ

Huria Malik Novels

زارا کے بیہوش ہونے پہ حمزہ نے جا کے فوراً روتے ہوئے انہیں اطلاع دی تو سبھی چلے آئے۔

جبکہ ساری روداد سن کر ثمینہ بیگم نے بے ساختہ زرد چہرے کے ساتھ بیٹھی زارا کو ساتھ لگایا۔

"آپا! آپ پریشان نہیں ہوں۔اس کا ضرور حل نکل آئے گا۔میں اپنے ایس پی دوست سے کہتا ہوں وہ

Huria Malik Novels

اس شخص کو سبق چکھائے گا۔ "ارشد صاحب نے اماں کو تسلی دینے کی کوشش کی تھی۔

"ایسے لوگوں کو پولیس کچھ نہیں کہتی بھائی صاحب۔یہ وڈیرے لوگ پولیس کو جیب میں لیے پھرتے ہیں۔ "ہارے ہوئے انداز میں بیٹھی اماں مسلسل رو رہی تھیں۔

Huria Malik Novels

"ایسا کچھ نہیں ہے خالہ۔بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں وہ بھی بات کرتے ہیں اور میں خود بھی دیکھ لیتا ہوں۔آپ پریشان نہیں ہوں بس باہر آنے جانے میں سارے احتیاط کریں۔"اردشیر نے اپنے مخصوص سنجیدہ مگر رسانیت بھرے انداز میں کہا تو کب سے بے حس و حرکت بیٹھی زارا نے اس آواز پہ سر اٹھا کے اسے دیکھا جو براون شلوار قمیض میں ملبوس ہمیشہ کی طرح اس سے لاپرواہ نظر آ رہا تھا۔

Huria Malik Novels

اس کے دل سے اک ہوک سے نکلی تھی۔دل کیا

چاہ رہا تھا اور ہو کیا رہا تھا۔

"حمزہ کو بیلا صبح سکول لے جایا کریں گے جبکہ زارا

اور جیا میرے چلی جایا کریں گی اور واپسی پہ میں

تینوں کو لے لوں گا۔اس کے علاوہ کوئی کام ہو تو

آپ پاپا یا مجھے کہیں گی۔ "وہ مزید کہہ رہا تھا اور وہ

چپ چاپ دم سادھے بس اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

جو نجانے کیوں تحفظ دے رہا تھا۔

Huria Malik Novels

مرے ہمنشیں، میرے ہمسفر

تجھے کیا پتا، تجھے کیا خبر

مرے لب پہ ٹھہری ہوئی تھی جو وہ ہزار صدیوں

کی پیاس تھی

تجھے پا کے مجھ کو لگا ہے یوں

مجھے صرف تیری تلاش تھی

مرے ہمنشیں،مرے ہمسفر

Huria Malik Novels

تجھے کیا پتا تجھے کیا خبر

مرے دل میں جتنا بھی پیار ہے

وہ ترے لیے ہے ترے لیے!

میں نے برسوں جس کے لیے لکھا

مرے خواب جس سے سجے رہے

وہ فقط ہے تو، تیری ذات ہے

تجھے کیا پتا، تجھے کیا خبر!

تجھے سوچ کر، تجھے چاہ کر

Huria Malik Novels

مرے ہمنشیں یہ یقیں ہوا

تو ہی منزلوں کا سراغ ہے

تو ہی تیرگی میں چراغ ہے

ہے تو ہی وہ جس کے لیے ہوں میں

مری زندگی، مری شاعری

مرا دن بھی، شام بھی، رات بھی

مری خامشی، مری بات بھی

تیرے بن جو گزری گزر گئی

Huria Malik Novels

بھلا اس کا کوئی شمار کیوں

مری زندگی ترا ساتھ ہے

ترا پیار میری حیات ہے

مرے ہمنشیں مرے ہمسفر

تجھے کیا پتا، تجھے کیا خبر

ترے پیار سے جو بجھی ہے اب

وہ ہزار صدیوں کی پیاس ہے

Huria Malik Novels

عاطف سعید

____

زندگی بہت بے رنگ سی ہو گئی اور ہر پل اک خوف میں لپٹا محسوس ہو رہا تھا۔

حالانکہ دو دن گزر چکے تھے اور اس کی جانب سے کوئی رد عمل نہیں آیا تھا مگر وہ جیا کے اصرار پہ

Huria Malik Novels

جب کالج کے لیے نکلی تو ہر قدم پہ محسوس ہوا جیسے وہ کہیں سے نمودار ہو کے اسے لے جائے گا۔

"کل خالہ نے ماما کو کال کی تھی۔ "وہ اس وقت فری پریڈ کی وجہ سے لان میں بیٹھی ہوئی تھیں جب جیا نے بولنا شروع کیا تھا۔

Huria Malik Novels

"کیا کہہ رہی تھیں؟ "اس نے ذرا کی زرا نظر اٹھا
کے اسے دیکھا تھا۔

"تمہارے رشتے کا کہہ رہی تھیں کہ کہیں رشتہ
دیکھیں تمہارے لیے تاکہ اس مردود سے پہلے
تمہارا نکاح کسی سے کر دیا جائے۔ "جیا کے کہنے پہ
وہ سانس روکے اسے تکنے لگی۔

Huria Malik Novels

"اس سے کیا ہو گا؟ "بھنچے ہوئے انداز میں وہ بمشکل بولی تھی۔

"اس سے کم از کم وہ کمینہ شخص پیچھے ہٹ جائے گا کیونکہ نکاح پہ نکاح تو کیا نہیں جا سکتا۔ "جیا نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

Huria Malik Novels

"تو اس کے لیے رشتہ کیوں دیکھ رہے ہیں؟اردشیر بھائی سے بھی تو نکاح کروا سکتے ہیں میرا۔ "وہ ایک دم سے بولی تو جیا نے کرنٹ کھا کے اس کا چہرہ دیکھا گویا سچ کہہ رہی تھی یا مذاق کہہ رہی تھی۔

لیکن اس کا چہرہ اور اس کی آنکھیں۔۔۔۔؟؟

وہ سن سی ہو گئی تھی۔

Huria Malik Novels

"کک۔۔کیا کہہ رہی ہو؟ "اس نے بمشکل بولنے کی ہمت کی تھی کیونکہ اسے ابھی بھی لگ رہا تھا کہ وہ ابھی ہنس کے کہہ دے گی کہ

"وہ اور اس آئرن مین کے سگے ارد بھائی سے نکاح؟نو نیور؟؟؟ "

لیکن ایسا کچھ نہ ہوا۔وہ چپ چاپ اسے دیکھتی رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو زارا؟کیا تم واقعی۔۔۔۔۔۔؟ "

اس کی خاموشی سے خائف ہوتی وہ اس کا ہاتھ جھنجھوڑتی ہوئی بولی تو وہ ایک دم سے ہنس دی۔

اتنا ہنسی کے اس کی بھوری آنکھوں میں پانی چمکنے لگا تھا۔

"پاگل ہو گئی ہو گیا؟میں کیسے ان رومینٹک اور سٹون ہرٹڈ ارد بھائی سے شادی کر سکتی ہوں۔مذاق

کر رہی تھی۔ "آنکھوں سے نکلتے پانی کو پوروں سے صاف کرتی وہ متبسم لہجے میں گویا ہوئی تو اس نے تشکر بھرا سانس لیا۔

"بہت بد تمیز ہو تم۔لے دے کے جان حلق میں اٹکا دی تم نے میری۔ "وہ اس کے ہاتھ پہ چپت رسید کرتی خفگی سے بولی تو وہ ہنس دی۔

"ویسے کیا میں تمہیں اتنی بری لگتی ہوں کہ اپنی بھابھی کے روپ میں سوچ کر جان اٹک گئی تمہاری۔" اس نے متبسم مگر گہرے لہجے میں استفسار کیا تو جیا اسے دیکھ کے رہ گئی۔

"بکو نہیں۔" اس کے کہنے پہ وہ ہلکے سے ہنس دی جبکہ باتوں میں پھر سے مگن ہوتی جیا نجانے کیوں بار بار اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں جانے آج اجنبی سی کیوں لگ رہی تھیں۔

Huria Malik Novels

ــ

اپنے بیڈ پہ لیٹی وہ بے چینی سے کروٹیں بدل رہی تھی جبکہ آنکھوں میں بار بار زارا کا چہرہ جھلک رہا تھا۔

Huria Malik Novels

اسے کچھ گھنٹے قبل کا منظر یاد آیا تو چہرے پہ پریشانی اور اضطراب سا پھیل گیا۔

"کہاں گئی تھیں آج آپ؟ "اس نے مما کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی گھر آئی تھیں۔

"زارا کے لیے رشتہ دیکھنے گئے تھے لیکن بات نہیں بنی۔ "تھکے تھکے سے لہجے میں انہوں نے جواب دیا۔

Huria Malik Novels

"دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں، تو اتنے دنوں میں کیسے کوئی رشتہ ملے گا اور کیسے ایمرجنسی میں کوئی شادی کے لیے ایگری ہو گا؟ "وہ خاصی متفکر تھی کہ زارا کا بے رنگ چہرہ دل کو دکھاتا تھا۔

"کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہو گا یا کیا کرنا چاہیے؟ "مما بھی اس صورتحال سے کافی الجھی ہوئی تھیں۔

Huria Malik Novels

ان کی بات پہ اس نے کچھ سوچ کے جھجھکتے ہوئے انہیں دیکھا۔اس وقت صرف وہ اور مما ہی لاونج میں پڑے صوفے پہ بیٹھی تھیں۔

غانیہ اپنے سسرال اور اردشیر اور بابا آفس تھے۔

"مما اگر ہم لوگ چاہیں تو اس مسئلے کا حل نکل سکتا ہے۔ "اس نے محتاط نگاہوں سے ماں کا چہرہ دیکھا۔

"وہ کیسے؟ "وہ متعجب ہوئیں۔

Huria Malik Novels

"اگر ہم زارا اور اردشیر بھائی کی شادی کر دیں

تو۔۔۔ "اس نے بات ادھوری چھوڑ کر ماں کا چہرہ

دیکھا جو یکلخت گہری سنجیدگی کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔

"ایسی بات منہ سے نکالنے کی ضرورت نہیں

ہے۔خبردار کسی کے سامنے ایسی کوئی بات کی۔ "

انہوں نے سختی سے اسے لتاڑا تو اس نے بے چینی

سے ماں کا چہرہ دیکھا۔

Huria Malik Novels

"لیکن مما کیا کمی ہے زارا ہے؟وہ اس مصیبت میں ہے تو ہم مدد نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟ "وہ ان کا ہاتھ تھامتی لجاجت سے گویا ہوئی۔

"فضول باتیں نہیں کرو جیہ۔بھولو مت کہ اردشیر کی منگنی ہو چکی ہے۔ مصیبت میں ہے تو ہر طرح کی مدد کی کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ جس لڑکی کو میرا بیٹا پسند نہیں کرتا اسے مجبوری کا ڈھول بنا کے اس کے گلے میں پہنا دوں۔ "اس

نے خاصے تلخ لہجے میں کہتے ہوئے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالا تھا۔

"لیکن مما اگر ہم بھائی سے بات کر۔۔۔۔۔ "اس نے کچھ کہنا چاہتا جب انہوں نے درشت لہجے میں اس کی بات منقطع کی تھی۔

Huria Malik Novels

"خبردار جویریہ! تم نے اگر اردشیر سے اس معاملے میں کوئی بات کی تو میں بہت برے طریقے سے پیش آوں گی۔ "ان کے لہجے کی برودت پہ وہ ششدر سی بیٹھی ان کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔

کلاسز سے آف ہو چکا تھا اور وہ دونوں گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھیں۔

Huria Malik Novels

"تم یہاں بھائی کے آنے تک رکو۔میں فضہ کی بات سن آوں وہ آواز دے رہی ہے۔ "اردشیر کی گاڑی سامنے نہ پا کے جیہ نے اسے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی وہیں درخت کے تنے سے ٹیک لگا کے کھڑی ہو گئی۔

Huria Malik Novels

"نجانے قسمت کیا موڑ دکھانے والی ہے؟ "زمین کو گھورتی وہ یاسیت سے سوچ رہی تھیں۔

اس دن کے ہولناک واقعے کو گزرے آٹھ دن گزر چکے تھے۔تب سے وہ خود تو نہ آیا تھا لیکن اس کے آدمی زبردستی شادی کا جوڑا اور دیگر لوازمات چھوڑ گئے تھے۔

اور ہر روز اس کی لینڈ لائن پہ آنے والی کالز کی وجہ سے وہ کالز پک کرنا ہی چھوڑ چکی تھی۔

"سائیں "!اپنی سوچوں میں مگن وہ اس صور پھونکتی آواز پہ ایک جھٹکے کے ساتھ پلٹی تھی۔

پلٹنے پہ سامنے نظر آتے وائٹ کلف لگے سوٹ کے ساتھ کھڑے منشاء علی کو دیکھ کے اس کا رنگ فق پڑ گیا جبکہ سانس سینے میں اٹکنے لگا۔

Huria Malik Novels

"کیسی ہو سوہنیو؟ "سر تاپا اس کے سراپے کا جائزہ لیتا وہ دو قدم اس کے نزدیک ہوا تو وہ درخت سے جیسے چمٹ سی گئی۔

"پ۔۔پ۔۔پلیز جاو یہاں سے۔ "لفظ بمشکل اس کے خشک ہوتے حلق سے نکلے تھے۔

"تم سے ملنے آیا ہوں۔آو کہیں کھانا شانا کھلا کے لاتا ہوں تمہیں۔ "اس کی التجا رد کرتے ہوئے اس

Huria Malik Novels

نے بڑی دیدہ دلیری سے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ جیسے مرنے لگی تھی۔

"آہہہہ !چ۔۔ چھوڑو مجھے۔۔پ۔۔۔پلیز۔ "اس نے پوری قوت سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا لیکن وہ دوسرے ہاتھ سے اپنی مونچھوں کو بل دیتا اس کی بے بسی سے محظوظ ہو رہا تھا۔

Huria Malik Novels

"اتنی ضد نہیں کرو سائیں۔ منگیتر ہو میری۔ تم سے ملنا بات کرنا حق ہے میرا۔" اس کی کلائی پہ دباو بڑھاتا وہ بولا تو اسے لگا وہ یہیں کھڑی مر جائے گی۔

اس نے شدت سے اردشیر یا جیہ کے آنے کی دعا مانگی تھی۔

اور پھر اس کی دعا قبول ہو گئ تھی کہ اسے بائیں جانب سے جیہ کی متفکر آواز سنائی دی۔

Huria Malik Novels

"زارا "!اس کی پکار پہ منشاء نے اس کی کلائی چھوڑی اور بدمزہ انداز میں جیہ کو گھورا۔

"آج تو تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔لیکن شادی کے بعد یہ دوستیاں یہ پڑھائیاں ختم سمجھو۔ "کروفر سے کہتا وہ مونچھوں کو بل دیتا وہاں سے چلا گیا۔

Huria Malik Novels

"زارا یہ۔۔۔۔۔" اس تک پہنچتی جیہ بول رہی تھی

جب اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اس کا بازو تھاما

اور گیٹ کی طرف دوڑ لگا دی۔

لمحے کی دیری کیے بغیر وہ سامنے کھڑی اردشیر کی

گاڑی میں بیٹھی تھی۔

"زارا!کون تھا وہ شخص؟کیوں تمہارا رستہ روکے کھڑا

تھا؟ "گاڑی میں بیٹھتے ہی جیہ نے مدہم لہجے میں

Huria Malik Novels

استفسار کیا تو گاڑی چلاتے اردشیر نے چونک کے بیک ویو مرر سے اسے دیکھا جو زارو قطار روتی جا رہی تھی۔

"یہ و۔۔وہی شخص تھا۔ "اس نے بمشکل جواب دیا تو وہ سن سی ہو گئی۔

"وہ شخص۔۔۔؟ "اس کی نظر میں وہ کروفر سے اٹا مچھڑ گھوما جو اس سے عمر میں بہت بڑا تھا۔

Huria Malik Novels

اس کے کہنے پہ وہ اور زور سے رونے لگی تو اردشیر نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔

"کون آیا تھا کالج میں؟ "اردشیر کی سنجیدہ آواز پہ روتی ہوئی زارا نے نم پلکیں اٹھائیں تو اس کے گھنے بالوں سے سجے سر کو دیکھ کے دل مزید رونے لگا تھا۔

Huria Malik Novels

"وہ۔۔۔۔ "جیہ کچھ کہنے لگی جب زارا نے سختی سے اس کا ہاتھ تھام کے اسے بولنے سے منع کیا تھا۔

بیک ویو مرر سے جھانکتے اردشیر نے بہت گہری نگاہوں سے اس کی اس حرکت کا جائزہ لیا تھا۔

"ک۔۔کوئی بھی نہیں۔ارد بھائی آ۔۔آپ کل سے مجھے پک نہ کیجیے گا میں۔۔میں کالج نہیں آیا کروں

Huria Malik Novels

گی۔ "اس کی کپکپاتی آواز پہ دونوں بہن بھائی کو
کرنٹ لگا تھا۔

"تم پاگل ہو گئی ہو؟ایسے لاسٹ سمسٹر میں کون
چھوڑتا ہے کالج؟ "جیا سے پہلے اردشیر نے اسے
گھر کا تو اس کا دل چاہا وہ چیخ چیخ کے روئے۔

Huria Malik Novels

"ایک ہفتے ب۔۔بعد بھی تو چھوڑنا ہی ہے تو ابھی صحیح۔"اس کے لہجے میں اتنی تکلیف تھی کہ جیا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

جبکہ اس کی اس بات پہ اردشیر اس کا چہرہ نجانے کیوں دیکھتا رہ گیا تھا۔

ہم خاک نشینوں کو یوں نہ حیرت سے تکیو

ہم کرب سے گزرے ہیں کرامات سے پہلے۔۔۔۔

دن کے گیارہ بج رہے تھے اور وہ چھوٹے سے ہال میں کرسی پہ دونوں پاؤں اوپر کیے بیٹھی ان گنت سوچوں میں الجھی ہوئی تھی۔

اسے کالج نہ جاتے ہوئے دو دن ہو گئے تھے۔اس نے امی کو جب منشاء کے کالج آ جانے کا بتایا تھا تو

انہوں نے بھی اس کے کالج نہ جانے پہ اعتراض نہ کیا تھا۔

اس وقت وہ گھر میں بالکل اکیلی تھی کہ اماں ثمینہ آنٹی کے ساتھ کسی کے گھر گئی تھیں۔

وہ اماں کا انتظار کرتی سوچوں میں گم تھی جب لینڈ لائن کی گھنٹی بجی تو وہ اچھل سی گئی۔

Huria Malik Novels

اس نے نمبر دیکھا تو اجنبی نمبر تھا، اس نے ریسیور اٹھا لیا۔

"سائیں! دروازہ کھولو۔ پتہ چلا ہے کہ اکیلے گھر ہو۔ میں نے سوچا کوئی ملاقات ہی کر لی جائے۔ "

دوسری جانب کوئی انسانی آواز تھی یا کوئی صور پھونکا گیا تھا۔

Huria Malik Novels

اس نے پلک جھپکنے کی دیری کیے بغیر ریسیو واپس پھینکا اور اٹھ کے تیزی سے برآمدے کا دروازہ بند کرنے لگی اور پھر اندر والی گرل کو بھی کنڈی لگانے لگی۔

وہ ابھی کنڈی لگا ہی رہی تھی ایک دفعہ پھر سے دروازے اور فون کی گھنٹی ایک ساتھ بجی تھی۔

Huria Malik Novels

وہ خوف سے سفید پڑتی کبھی بند دروازے اور کبھی بجتے فون کو دیکھ رہی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ بنا پیروں میں سلیپر ڈالے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

خوف اور عزت کے احساس میں غرق وہ کندھے سے پھسل کے گرتے دوپٹے سے بھی انجان ہو گئی تھی۔

Huria Malik Novels

اپنے اور ارشد انکل کے چھت کے درمیان لگی گرل کو زور زور سے کھٹکھٹاتی وہ روئے جا رہی تھی۔

"جیا"! جبکہ لرزتے لب جیا کو پکار رہے تھے۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے زارا؟ اس طرح چھت پہ کھڑی کیوں پاگلوں کی طرح دروازہ کھٹکھٹا رہی ہو؟" چھت پہ نمودار ہوتا اردشیر غصے سے بنا اس کا چہرہ دیکھتے

Huria Malik Novels

ہوئے بولا تو زارا نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کے

اسے دیکھا۔

"جیاک۔۔کہاں ہے؟ "وہ جو اس کا حلیہ اور رویا

ہوا چہرہ دیکھ کے ٹھٹھک چکا تھا۔اس کا سوال سن

کے چونکا تھا۔

Huria Malik Novels

"وہ گھر نہیں ہے۔کالج گئی ہے۔ "اس کے جواب پہ اسے یاد آیا تھا کہ وہ تو اس ٹائم کالج ہوتی ہے۔

"کیا ہوا ہے؟اور تمہارا جوتا کہاں ہے؟ "گرل کا تالہ کھولتا وہ اس کے بنا دوپٹے کے بکھرے سراپے اور ننگے پیر دیکھتا ہوا بولا تو اس کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں۔

Huria Malik Novels

"وہ۔۔وہ نیچے وہ آیا ہے اور امی آنٹی ساتھ گئی ہیں۔"اس کے خوفزدہ لہجے پر اس کی پیشانی پہ بل پڑے تھے۔

وہ دروازہ کھول کے اس کا بازو تھامے واپس ان کی سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔

Huria Malik Novels

"ارد بھائی وہ۔۔وہ بہت خطرناک ہے۔ "اس نے اسے نیچے جانے سے روکا تھا لیکن وہ اسے لیے نیچے کی طرف بڑھا تھا۔

جب زبردستی تالہ توڑ کے برآمدے کے دروازے تک آئے منشاء علی کے آدمیوں نے برآمدے کے دروازے پہ ٹھوکر ماری تو خوف سے چیختی زارا بے ساختہ و بے اختیار ساتھ کھڑے اردشیر کے کندھے سے جا لگی تھی۔

Huria Malik Novels

اسی لمحے برآمدے کا دروازہ کھلنے کے بعد بڑھتے قدم اس چھوٹے سے ہال کی طرف بڑھے تھے۔

"ارے واہ! یہاں دن دیہاڑے ایسی رنگ رلیاں منائی جا رہی ہیں۔ "ہال کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا اور منشاء علی اپنے آدمیوں کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہی غلیظ انداز میں بولا۔

Huria Malik Novels

تو ہال کے بیچ و بیچ کھڑے اردشیر کے کندھے سے

لگی بنا دوپٹے اور جوتے کے زارا نے پھٹی پھٹی

آنکھوں سے پہلے اسے اور پھر اس کے پیچھے جمع

ہونے والے ہجوم کو دیکھا۔

کہ اسی لمحے اماں انکل اور آنٹی لوگوں کے ساتھ

گھر میں داخل ہوئی تھیں۔

اور شور کی آواز سن کے محلے والے بھی جمع ہونا

شروع ہو چکے تھے۔

"دیکھیے ساس صاحبہ !کیا گلچھڑے اڑا رہی ہے تمہاری بیٹی۔اسی لیے منع کر رہی تھی میرے ساتھ بیاہنے میں تاکہ اس چھوکرے کے ساتھ رنگ رلی۔۔۔۔۔ "دروازے کے درمیان میں فق چہرہ لیے سیما بیگم اور اس کے پیچھے ثمینہ بیگم اور ارشد صاحب کو دیکھ کر وہ خباثت زدہ لہجے میں بولا رہا تھا۔

Huria Malik Novels

جب زارا کو ایک جھٹکے سے پرے کرتا اردشیر بھوکے شیر کی مانند اس پہ جھپٹا تھا۔

"بکواس بند کر اپنی زلیل انسان۔ "بلند آواز میں دھاڑتے ہوئے اس نے اس کے گریبان کو سختی سے دبوچا تو اس کے آدمیوں نے فوراً بندوقیں بلند کرتے اس کی طرف نشانہ باندھا تو یکلخت بہت ساری چیخیں بلند ہوئیں جن میں سب سے اونچی چیخ زارا کی تھی۔

"اتنا پھڑپھڑا کیوں رہا ہے؟بند دروازے کے پیچھے تن تنہا گھر میں اسے گلے سے لگائے تو کیا کر رہا تھا۔ "اس کی گرفت میں دم گھٹنے کے باوجود وہ اپنی کمینگی سے باز نہ آیا تو اردشیر نے رکھ کے ایک مکا اس کے منہ پہ دے مارا۔

Huria Malik Novels

"بکواس بند کر اپنی کمینے انسان۔میں تیرا خون پی جاوں گا جو اب اگر تو نے اس کے بارے میں کوئی بکواس کی تو۔ "وہ اسے ناپسند کرتا تھا لیکن اس وقت اس مشہور زمانہ غنڈے کی بکواس پہ بھڑ۔پ تا وہ بندوقوں کے خوف سے بے نیاز اسے دھول چاٹنے پہ مجبور کر رہا تھا۔

جب ایک دم سے گولی چلنے کی آواز کے ساتھ بہت ساری چیخیں ایک ساتھ بلند ہوئی تھیں۔

Huria Malik Novels

گولی منشاء علی کے بندے نے چلائی تھی جو کہ ان کے گتھم گتھا ہونے کی وجہ سے کسی کو بھی لگنے کی بجائے دروازے پہ جا لگی تھی۔

گولی کے چلنے کے بعد ثمینہ بیگم اور ارشد صاحب اردشیر کو پیچھے ہٹنے کا واسطہ دینے لگے جبکہ سیما بیگم تو بے عزتی اور بے مائیگی کے احساس سے مر جانے کو تھیں۔

Huria Malik Novels

محلے والوں کے بیچ بچاو کی وجہ سے ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کیا گیا تھا کہ ماحول بہت گرم ہو رہا تھا۔

"میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" اپنی آدمیوں کے کھینچنے پہ باہر کو جاتا منشاء علی غرایا تھا۔

Huria Malik Novels

"اس طرف اب دوبارہ مڑ کے مت آنا۔میں دھمکی دینے کی مہلت بھی نہیں دوں گا۔" اس کی دھمکی سے بنا ڈرے اردشیر نے بلند آواز میں اسے جواباً للکارا تو وہ پھنکارنے لگا مگر محلے والوں کو بڑھتے دیکھ کے اسے مجبوراً وہاں سے نکلنا پڑا تھا۔

دوسری جانب اس کے نکلتے ہی ثمینہ بیگم نے بیہوش ہو کے گرتی زارا اور نیم بیہوش بیٹھی سیما بیگم کو دیکھے بغیر اردشیر کا بازو اپنی گرفت میں کسا اور گھر کی اور چل دیں۔

Huria Malik Novels

____

"مما! آپ کیوں منع کر رہی ہیں زارا کی طرف جانے سے؟ اس وقت ضرورت ہے انہیں ہماری۔ "

جیہ نے چڑتے ہوئے کہا کہ جب کالج سے آئی اور ساری روداد پتہ چلی وہ تب سے ہی ادھر جانا چاہ رہی تھی۔

لیکن مما نجانے کیوں منع کر رہی تھیں۔

Huria Malik Novels

"اس وقت ضرورت اس بات کی ہے ان کی طرف جانا کم کیا جائے۔تم تینوں بہن بھائی میری کل کائنات ہو۔میں تم لوگوں کی کسی کی وجہ سے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔آج جو کچھ ہوا اس کے بعد تو بہتر یہی ہے کہ زارا کی شادی تک ان کے ساتھ میل ملاپ کم کر دیا جائے۔"مما کے اس خود غرض فیصلے اور سوچ پہ اسے دلی تکلیف ہوئی تھی۔

Huria Malik Novels

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم بیگم؟ "ارشد صاحب بھی ان کے اس فیصلے سے نالاں نظر آئے تھے۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ میں تو شیر کی کم عقلی پہ ماتم کر رہی ہوں کہ ویسے وہ تمہیں اتنی ناپسند ہے۔اتنا اس سے چڑتے ہو اور آج اس کے لیے اس کے گھر چلے گئے اور پھر لڑائی مول لے لی۔ " ان کا رخ پتھریلے تاثرات لیے بیٹھے اردشیر کی جانب ہوا تو وہ جھلا اٹھا تھا۔

Huria Malik Novels

"فار گاڈ سیک مما۔وہ جس حالت میں تھی اس کی مدد کرنا میرا فرض تھا۔اگر نیچے میرے میل کولیگز نہ ہوتے تو میں اسے اپنی طرف لے آتا مگر جو بھی کیا میں نے مجھے اس پہ کوئی ریگریٹ نہیں ہے۔آج کے بعد بھی ایسی صورتحال بنتی ہے تو جہاں انہیں ہماری مدد کی ضرورت ہو تو میں ضرور کروں گا۔"

اس کے دوٹوک انداز پہ مما بس خفگی سے اسے دیکھ کے رہ گئی تھیں۔

Huria Malik Novels

جبکہ بھائی کو سنتی جیہ اس کے اٹھ کے کمرے میں جانے پر کچھ سوچ کے بہت چپکے سے اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

____

_

Huria Malik Novels

"آو بیٹھو جیہ۔کوئی کام تھا کیا؟ "وارڈروب سے کپڑے نکالتا اردشیر جیہ کو کمرے میں آتا دیکھ کر چونکا تھا۔

"نہیں بس باتیں کرنا چاہ رہی تھی۔ "وہ مسکراتی ہوئی وہیں کاوچ پہ بیٹھ گئی تو وہ بھی بیڈ کے ایک سرے پہ بیٹھ گیا۔

Huria Malik Novels

"اوکے، کرو باتیں۔ "وہ ریزروڈ رہتا تھا لیکن جانتا تھا کہ اس وقت وہ ٹینس ہے اس لیے اس کے پاس آئی تھی تبھی وہ اسے ٹائم دے رہا تھا۔

"آپ سحر بھابھی سے منگنی کر کے خوش ہیں بھائی؟ "اس کے اس اچانک اور غیر متوقع سوال پہ وہ چونکا تھا۔

Huria Malik Novels

"ہمم شاید۔ کبھی اس کے بارے میں سوچا نہیں ہے۔" وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔

"مطلب آپ کو اس سے محبت نہیں ہے؟" وہ ایک دم سے بولی تو اس نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا جو کافی متذبذب سی لگ رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"کیا کہنا یا پوچھنا چاہتی ہو جیا؟ "اس نے بنا تمہید باندھے سنجیدگی سے سوال داغا تو وہ چند لمحے چپ سی ہو گئی لیکن پھر اپنی ہمت جتاتی گویا ہوئی۔

"آپ زارا سے شادی کر لیں بھائی۔ "اس نے تیزی سے بول کے زبان دانتوں تلے زور سے دبائی تھی کیونکہ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت اتنے ناقابلِ فہم ہو گئے کہ اسے اس سے خوف آنے لگا تھا۔

"اپنے کمرے میں جاو جیہ۔ "اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ بوکھلائی تھی۔

"لیکن بھائی وہ۔۔۔۔ "اس نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

"جیا! میں فریش ہونا چاہتا ہوں۔ تم بھی جا کے ریسٹ کرو۔ "اپنے کپڑے اٹھا کے وہ واشروم کی

Huria Malik Novels

جانب بڑھ گیا جبکہ وہ دل مسوستی نم آنکھوں سے

واشروم کے بند دروازے کو دیکھ کے رہ گئی تھی۔

دن بہت بے رنگ اور بے کیف گزر رہے تھے۔

اس دن ہوئے ہنگامے کے بعد محلے میں ہونے والی

چہ میگوئیاں بہت تکلیف دہ تھیں۔

Huria Malik Novels

جیا، اردشیر بس گزرے دو دنوں میں کچھ دیر کے

لیے آئے جبکہ ارشد انکل صبح شام آتے تھے۔

امی نے حمزہ کو بھی سکول جانے سے منع کر دیا تھا

اور خود بھی کہیں نہیں آتی جاتی تھیں۔ اُس

وڈیرے کے دیے گئے ٹائم میں تین دن بچے تھے

اور کہیں روشنی کا روزن نہیں مل رہا تھا۔

کہیں سے بھی امید کا دیا جلتا دکھائی نہ دے رہا تھا

جو اسے اس گھٹن سے بچا پاتا۔

Huria Malik Novels

پہلے صرف اس وڈیرے کے ساتھ بیاہنے کا احساس

جی چیرتا تھا لیکن اب اردشیر کے ساتھ لیا جانے

والا نام تو زندہ در گور کر رہا تھا۔

یہی وجہ تھی جو اسے اندر ہی اندر گھائل کر رہی

تھی اور وہ بستر سے لگ گئی تھی۔ اس کی حالت

دیکھ کے اماں نے جی کڑا کر کے اسے ساتھ لیا اور

ڈاکٹر کے پاس لے گئیں۔

راستے میں گزرتی ہر گاڑی کو دیکھ کر ماں بیٹی کے

دل دہل جاتے کہ وہ زخمی بھیڑیا کہیں سے انہیں

Huria Malik Novels

دبوچنے نہ آ جائے لیکن اللہ کا شکر تھا کہ سب خیر ہی رہی تھی۔

ڈاکٹر کو چیک اپ کروانے کے بعد وہ لوگ ٹیکسی کی تلاش میں سڑک کنارے کھڑی تھیں جب ایک گاڑی ان کے نزدیک آ کے رکی تھی۔

رکتی گاڑی کو دیکھ کر زارا نے لرزتے ہوئے ماں کا ہاتھ زور سے تھام لیا لیکن ڈرائیونگ سیٹ سے اترتے بلیو پینٹ کے ساتھ سفید شرٹ پہنے اردشیر کو دیکھ کر وہ لمحے کی دیر کیے بغیر پلکیں جھکا گئی۔

Huria Malik Novels

"السلام علیکم خالہ! کیسی ہیں آپ؟اور یہاں کیوں کھڑی ہیں؟ "اس نے اپنا سر ان کے سامنے جھکایا تو سر جھکائے کھڑی زارا کا دل پگھلنے لگا۔

"وعلیکم السلام بیٹا!زارا کی دوائی لینے آئی تھی۔اب ٹیکسی کے لیے کھڑے تھے۔"مدہم لہجے میں جواب دیتے ان کی دزدیدہ نگاہیں اردگرد دیکھ رہی تھیں۔

Huria Malik Novels

"آئیں آپ۔میں گھر ہی جا رہا ہوں۔ "اس نے ایک نظر اس کے جھکے سر پہ ڈالی تھی۔

"نہیں بیٹا۔ہم چلے جائیں گے۔ "امی نے فوراً سے پیشتر منع کیا تھا۔

"کیوں؟کیا آپ کو بھی دوسروں کی طرح مجھ پہ کسی قسم کا شک و شبہہ ہے؟ "اس کے سنجیدگی سے

Huria Malik Novels

استفسار کرنے پر امی نے تڑپ کے سر نفی میں

ہلا یا۔

"ہرگز نہیں بیٹا۔تم پہ تو بے پناہ یقین ہے۔بیٹوں کی

طرح ہو تم میرے لیکن یہ معاشرہ سگے رشتوں کو

بدنام کرنے سے نہیں بخشتا تو خلوص کے رشتوں

کے لیے تو وہ سند مانگتا ہے۔ تم اپنے والدین کے

اکلوتے بیٹے ہو میں تمہیں اپنی وجہ سے نا تو بدنام

ہوتے دیکھ سکتی ہوں نا ہی مرتے ہوئے اس لیے

کوشش کرو کہ تمہیں دیکھ کے بھی ان دیکھا کر دیا کرو۔مجھے تم دونوں پہ یقین ہے مگر میرے پاس لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی سند نہیں ہے۔ جو ہمارے نصیب میں ہوا وہ ہو کر رہے گا۔ اگر بیٹی کو اس ظالم سے بیاہنے کی ہمت نہ کر سکی تو گلا گھونٹ کے مار تو سکتی ہوں۔خدا خافظ بیٹا۔"بے تاثر مگر مدہم لہجے میں تفصیل سے جواب دیتیں اماں اس کا ہاتھ تھام کے وہاں رکتی ٹیکسی کی جانب بڑھ گئیں۔

Huria Malik Novels

جبکہ وہیں کھڑا اردشیر اپنے نزدیک سے گزر کے پل بھر کے لیے ٹھہرتی زارا کی جھکی پلکوں پہ ٹھہری نمی اور خوبصورت چہرے کی زردی کو دیکھ کے سُن سا ہو گیا تھا۔

Huria Malik Novels

"میں زارا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ "اردشیر کی سنجیدہ آواز ہال میں گونجی تو ثمینہ بیگم نے چونک کے بیٹے کی طرف دیکھا جبکہ جویریہ کا چہرہ ایک دم سے کھل اٹھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ "ثمینہ بیگم نے بمشکل ناگواری چھپاتے ہوئے پوچھا تو جویریہ نے چونک کر ماں کی طرف دیکھا۔

Huria Malik Novels

"تم جانتے ہو ناں کہ نا صرف وہ بلکہ تم بھی انگیجڈ ہو، پھر اس فضول گوئی کا کیا مقصد ہے؟ "انہوں نے تند لہجے میں مزید کہا تو وہ سنجیدگی سے ان کا سپاٹ چہرہ تکنے لگا۔

"اس کی منگنی کی حیثیت آپ جانتی ہیں اور میری ابھی صرف بات ہوئی ہے منگنی نہیں۔ویسے بھی وہ جس حال میں اس کا ذمہ دار میں بھی ہوں اس لیے میں یہ شادی کرنا چاہتا ہوں اور فوراً کرنا چاہتا

Huria Malik Novels

ہوں۔ "اس کے پرسکون لہجے و انداز میں کوئی فرق

نہ آیا۔

اور اس کا یہی سکون ملاحظہ کرتے ارشد صاحب

بہت کچھ سوچنے پہ مجبور تھے۔

"میں ایسا ہرگز نہیں چاہتی۔"ان کی سوچوں کے

برعکس ثمینہ بیگم نے ناگواری سے دوٹوک لہجہ اپنایا۔

"میری خوشی کے لیے آپ کو ایسا کرنا پڑے

گا۔کیونکہ اگر آپ واقعی میری شادی کرنا چاہتی ہیں

Huria Malik Novels

تو وہ صرف زارا سے ہو گی۔ "وہ بھی انہی کے انداز میں بولتا ہوا ایک طائرانہ نگاہ سب پہ ڈال کر مڑا۔

"اور زارا؟اس سے پوچھا ہے تم نے کہ وہ بھی تم سے شادی کے لیے ایگری ہے یا نہیں؟کیونکہ کل تک تو تم اسے ناپسند کرتے تھے۔" اسے مڑتے دیکھ کر ثمینہ بیگم نے چبھتے ہوئے لہجے میں استفسار کیا تو اس کے قدم ٹھٹھک گئے۔

"اُس کی رضامندی یا انکار کم از کم اس وقت میرے لیے بے معنی ہے۔ مجھے خوشی ہو گی کہ اگر آپ ممتا کی خودغرضی سے ہٹ کر میرے لیے اس رشتے کی حامی بھر کے ابھی سیما خالہ سے بات کریں۔کیونکہ مجھے کل نکاح کرنا ہے۔"بنا مڑے وہ ہلکی سی گردن ان کی طرف گھمائے سنجیدگی سے بولا تو وہ لاجواب سی ہوتیں اس کی پشت دیکھتی رہ گئیں۔

Huria Malik Novels

جبکہ ماں کے پاس بیٹھی جیا کا دل چاہا وہ وہ خوشی سے ناچ اٹھے لیکن اس سے پہلے وہ اپنے بھائی سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی۔

اسی لیے وہ بلاپ کو اشارہ کر کے بھائی کے کمرے کی طرف چل دی تھی۔

Huria Malik Novels

وہ رات کے کھانے کے برتن دھو کر جب کچن سے باہر نکلی تو حمزہ تخت پہ امی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھا جبکہ امی کے نزدیک پڑا لینڈ لائن بتا رہا تھا کہ ابھی انہوں نے کوئی کال ریسیو کی تھی۔

"کس کا فون تھا امی؟ "وہیں پڑی کرسی پہ بیٹھتی وہ نقاہت سے پُر لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

Huria Malik Novels

"ثمینہ آپا کا۔ "ان کے مختصر جواب پہ اس نے چونک کے ماں کو دیکھا کہ ان کے فون کے بعد ایسی گم سم سی حالت۔۔۔

"کیا ہوا؟سب ٹھیک ہے ناں؟ "دل جانے کیوں دھڑک اٹھا تھا۔

"وہ تمہارے لیے اردشیر کے رشتے کا کہہ رہی تھیں۔ابھی وہ لوگ خود آنا چاہتے تھے مگر حالات

کی وجہ سے فون پہ ہی ثمینہ آپا اور بھائی صاحب نے بات کی ہے۔ "امی کے الفاظ تھے کہ کوئی دھماکہ تھا۔دونوں بہن بھائی اپنی جگہ اچھل کے رہ گئے تھے۔

"یہ ک۔۔کیا کہہ رہی ہیں آپ امی؟"سائیں سائیں کرتی سماعتوں کے ساتھ وہ بمشکل بول پائی تھی جبکہ دل کی دھڑکن تو گویا سست سے سست تر ہوتی جا رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"کل شام کو نکاح کا کہہ رہی ہیں وہ۔ "امی نے اس کی بات کا جواب دیے بغیر ایک بم مزید اس کے سر پہ پھوڑا تھا۔

"آپ۔۔ آپ منع کر دیتی ناں انہیں۔ آپ کو پتہ ہے ناں کہ اس کے بعد ان سب کے لیے اور اردشیر بھائی کے لیے کتنا مسئلہ بنتا اور سب سے بڑی بات ارد بھائی کی منگنی ہو چکی ہے۔ "وہ بمشکل اپنے حواس برقرار رکھتی تیزی سے بولی تھی۔

Huria Malik Novels

"ساری باتیں کی ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ یہ بہت ضروری ہے اور ارد کی خواہش پہ ہو رہا ہے۔بھائی صاحب کہہ رہے تھے کہ نکاح ہو جائے تو ہم لوگ آسانی سے اس پہ کیس کر سکتے ہیں کیونکہ اردشیر کا دوست ایس پی ہے اور اس کا بھائی کمشنر ہے۔" امی کا لہجہ اب کے پر سکون ہوتا جا رہا تھا لیکن اس کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔

Huria Malik Novels

وہ جانتی تھی کہ وہ اسے ناپسند کرتا تھا، ایسے میں

اس کا ایسا فیصلہ بتا رہا تھا کہ اُس نے یہ سب

ہمدردی کے ناطے کرنے کی ٹھانی ہے۔

اور یہ خیال اسے مزید بے چین کر گیا تھا۔

اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اسے منشاء علی سے جان

چھوٹنے پر خوش ہونا چاہیے یا پھر اردشیر کے اس

مجبوری بھرے رشتے پہ حامی بھرنے پہ غمزدہ لیکن

جو بھی تھا دل تاحال بے سکون تھا۔

Huria Malik Novels

جبکہ دوسری جانب حمزہ بہت جوش سے امی کے ساتھ اس اچانک آئے رشتے کو ڈسکس کر رہا تھا۔

چینج کرنے کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹنے ہی والا تھا کہ دروازہ ناک کر کے باپا اور جیا کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

Huria Malik Novels

انہیں ایسے اچانک اندر آتے دیکھ کر اس نے گہری سانس بھری کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ان کی آمد کا مقصد کیا ہے۔

"برخوردار!سونے کی تیاری ہے کیا؟ "صوفے پہ بیٹھتےبابا نے ہلکے پھلکے انداز میں بات شروع کی۔

"جی۔ "مختصر جواب دے کر وہ کاوچ پہ بیٹھ گیا۔

Huria Malik Novels

"کل کا کیا پلان ہے؟ "انہوں نے اگلا سوال داغا تھا لیکن وہ مکمل تیار تھا۔

"جیہ، مما اور غانیہ معمول کی طرح مین گیٹ سے ہی جائیں تاکہ کچھ غیر معمولی نہ لگے جبکہ ہم لوگ نکاح خواں کے ساتھ چھت کی طرف سے جائیں گے۔ نثار)ایس پی دوست (بھی میرے ساتھ ہو گا۔ "اس کا انداز و لہجہ بے حد پرسکون تھا۔

Huria Malik Novels

"ہمم گڈ! لیکن اس اچانک فیصلے کی وجہ کیا ہے؟" بلال کے اس سوال پہ جیا بھی الرٹ ہوئی تھی کہ وہ یہی تو سننا چاہتی تھی۔

"پتہ نہیں لیکن شاید یہ ایسے ہی ہونا لکھا تھا تبھی تو میں اس سارے میس کا حصہ بن گیا تھا۔ جو رہا تھا وہی ناقابلِ برداشت تھا مگر پھر جو ہوا اس کی وجہ

Huria Malik Novels

میں بن گیا۔ عجیب المیہ ہے معاشرے کا وہ برسوں
سے اس محلے میں رہ رہی ہے لیکن ایک حادثے
کے باعث بہت سے لوگ اس کے کردار پہ بات
کرنے لگے۔ یہ سب بہت غلط ہو رہا تھا ایسے میں
میرا یہ فیصلہ لینا شاید قسمت کی ہی کوئی مصلحت
ہے۔ "اس کے مدلل جواب پہ ارشد صاحب نے
بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

Huria Malik Novels

"تو مطلب یہ فیصلہ ہمہ ردی میں کر رہے ہو؟ "

انہوں نے تیکھے انداز میں سوال کیا تو اس نے بڑی سنجیدگی سے ان کا چہرہ دیکھا تھا۔

ہمہ ردی کی وجہ کیا ہے؟اندھی، لولی، بہری، ان پڑھ یا بدصورت ہے؟ یہ فیصلے ہمہ ردی میں نہیں بلکہ سوچ سمجھ کے لیے جاتے ہیں۔ "اس نے کچھ اس انداز میں جواب دیا کہ بابا اسے دیکھ کے رہ گئے تھے۔

Huria Malik Novels

"لیکن آپ اسے ناپسند کرتے ہیں بھائی۔ "جیا نے احتجاجاً کہا۔

"اس کی فضول حرکتوں کو ناپسند کرتا ہوں۔ اگر وہ ابھی بھی بندروں کی طرح درخت پہ چڑھ کے ساتھ والے گھر سے مالٹے اور لیموں چرائے گی یا حلق پھاڑ کے بولے گی تو ڈپٹوں گا۔ "اس نے

Huria Malik Novels

کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا تو جیا اسے دیکھ کے رہ گئی تھی جبکہ ارشد صاحب نے مسکراتے ہوئے اٹھ کے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"جس بھی جذبے کے تحت یہ فیصلہ لیا ہے، اس پہ ہمیشہ قائم رہنا۔اسے ہمیشہ اس رشتے میں تحفظ، عزت اور پیار دینا۔ "اسے دعائیں دیتے وہ وہاں سے چل دیے تھے جبکہ جیا اٹھ کے بھائی کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

Huria Malik Novels

"کچھ دن پہلے زارا نے مذاق میں مجھے کہا کہ اپنی بھابھی بنا لو مجھے تاکہ اس انسان سے جان چھوٹ جائے مگر جانے کیوں اس کے مذاق میں مجھے ایک احساس مجھے محسوس ہوا تھا وہی احساس مجھے آج آپ کے لہجے میں بھی محسوس ہو رہا ہے۔ دعا کرتی ہوں میرا اندازہ سچ ہو۔" ہلکا سا مسکرا کے کہتی وہ اس کا رخسار چومتی باہر نکل گئی۔

Huria Malik Novels

جبکہ اس کی باتوں کو سوچتا ہوا وہ جب بستر پہ سونے کے لیےلیٹا تو آنسوؤں سے نم پلکیں ایک بار پھر سے اس کی بصارت میں لہرائیں تو جذبات کی اک منہ زور لہر سینے کی چار دیواری سے بڑی شدت سے ٹکرائی تھی۔

Huria Malik Novels

غانیہ آپی کے لائے ہوئے آف وائٹ رنگ کے
شرارے سوٹ میں ملبوس وہ خوف سے دھڑکتے
دل کے ساتھ آنے والی ساعتوں کی منتظر تھی۔
کیونکہ آج دن میں منشاء علی کی کال آئی تھی جس
میں اس نے اسے دھمکی دی تھی ساتھ والوں سے
میل ملاپ بند کرو کہ اس نے اردشیر کو ان کے
ساتھ سڑک کنارے دیکھ لیا تھا۔

Huria Malik Novels

اس نے واضح دھمکی دی تھی کہ اگر اب وہ اس کے اردگرد نظر آیا تو وہ دو دن کی مہلت کی بجائے اسے آج ہی اٹھا کے لے جائے گا۔

اس کی دھمکی کے زیرِ اثر وہ پھر سے دباو کا شکار ہو رہی تھی حالانکہ جیا اور غانیہ اسے مسلسل بہلا رہی تھیں۔

Huria Malik Novels

"تم پریشان کیوں ہو رہی ہو؟پریشانی مجھے لینے چاہیے کہ تم بھابھی بن رہی ہو میری۔ "جیا نے شرارت سے کہنے اس کا دھیان بھٹکانا چاہا تھا۔

"اس وقت مجھے تنگ نہیں کرو جیا۔ "اس نے مدہم لہجے میں اسے منع کیا تھا۔

Huria Malik Novels

"لیکن میں تو اسی وقت تنگ کر سکتی ہوں کہ نکاح کے بعد تو شیر بھائی تنگ کریں گے ناں۔ "اس کے مصنوعی معصومیت سے کہنے پر لاکھ پریشانی کے باوجود چہرے کا رنگ سرخ پڑا تھا جبکہ دل کی دھڑکنوں نے فوراً لے بدلی۔

"بکو مت۔غانیہ آپی اسے تھوڑی دیر کے لیے چپ کروائیں۔ "اس نے غانیہ آپی کو پکارا۔

Huria Malik Novels

اسی لمحے باہر باتوں کی آواز بڑھی تو اس کا دل سہم سا گیا تو جیا فوراً ادھ کھلے دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

"ریلیکس رہو۔اردشیر بھائی اور نکاح خواں پہنچے ہیں۔ "جیا کے کہنے پہ اس کا سہم کے چلتا دل، اک میٹھے سے سرور سے دھڑکنے لگا تھا۔

Huria Malik Novels

ساری رسم بہت خاموشی اور خفیہ انداز میں ہو رہی تھی کہ منشاء علی کی پہرے داری جاری تھی۔

ان کے گھر آنے والے سبھی افراد معمولی حلیے میں اکیلے اکیلے پیدل چل کے اور چوری گھر میں داخل ہوئے اور پھر بند لائٹوں میں چھت پر سے ہو کے نیچے پہنچے تھے۔

Huria Malik Novels

چند منٹوں کے بعد نکاح خواں کے ساتھ ارشد انکل، ثمینہ آنٹی، امی اور حمزہ اندر داخل ہوئے اور پھر چند لمحوں کا کھیل ہوا اور وہ زارا اکرم سے زارا اردشیر بن گئی تھی۔

"مبارک ہو بیٹا۔سدا خوش رہو۔" انکل اسے مبارک باد دیتے باہر نکل گئے جبکہ ثمینہ آنٹی نے بھی اسے گلے لگایا مگر جانے کیوں ان کے انداز میں پہلے جیسی گرمجوشی مفقود تھی۔

Huria Malik Novels

کچھ منٹ بعد اردشیر کی بھی رضامندی لینے کے بعد چھوٹا سا گھر مبارکباد کی آوازوں اور دعاوں سے گونج اٹھا۔

"بہت بہت مبارک ہو آفیشلی بھابھی جان۔ "غانیہ اور جیا ایک ساتھ خوشی سے کہتیں اس کے سینے

Huria Malik Novels

سے آ لگی تھیں تو ان کے طرزِ تخاطب پہ دل

سرپٹ دوڑنے لگا تھا۔

"کیسا محسوس کر رہی ہو؟ "سوئے ہوئے آیان کو

تھپکتی غانیہ آپی نے اسے دیکھا جو آف وائٹ دوپٹے

کو اچھے سے اوڑھے بنا میک اپ کے بہت بھلی لگ

رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"پتہ نہیں۔دل ڈر رہا ہے۔ "وہ مدہم آواز میں بولی تھی۔ تبھی ادھ کھلے دروازے سے حمزہ نے سر اندر کھسایا۔

"غانیہ آپی!انکل کہہ رہے ہیں کہ زارا آپی کو لے کے باہر آئیں۔کچھ تصویریں بنوانی ہیں۔ "حمزہ کے الفاظ پہ اس کا دل دھک سے رہ گیا۔

Huria Malik Novels

اردشیر کے پہلو میں بیٹھنے کا احساس اس کی دھڑکنیں سست کر گیا تھا۔

"مجھے باہر نہیں جانا۔ "اس نے فوراً غانیہ کو انکار کیا تھا۔

Huria Malik Novels

"مطلب بھائی کے ساتھ کمرے میں اکیلے فوٹوشوٹ کروانا چاہتی ہو؟ "اس کے جواب پہ جیا فوراً بولی تو وہ تپ اٹھی۔

"بکواس نہیں کرو۔ لیکم آپی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ " اس نے ایک دفعہ پھر آپی کو دیکھا تھا۔

Huria Malik Novels

"یہ ضروری ہے چندہ۔ تصویریں ایک پروف ہوں گی ناں۔ "ان کے رسانیت سے کہنے پہ وہ چاروناچار کھڑی ہو گئی تھی۔

غانیہ اور جیا کے ہمراہ چلتی جب وہ باہر پہنچی تو نکاح خواں اور انکل کے دوست دو گواہان وہاں سے جا

Huria Malik Novels

چکے تھے۔ جبکہ اردشیر کے ماموں اور غانیہ کا شوہر

عماد وہیں موجود تھے۔

غانیہ نے اسے بڑی آہستگی سے جب اردشیر کے

پہلو میں بٹھایا تو دونوں کے دل ایک دم سے اپنی

لے بدلنے لگے تھے۔

عماد بھائی اپنے موبائل میں ان دونوں کی اکیلے اور

سب کے ساتھ تصاویر کھینچنے لگے تھے۔

Huria Malik Novels

"یار تم لوگ اصلی کے میاں بیوی ہو۔ابھی تازہ تازہ نکاح ہوا ہے۔اس لیے نزدیک ہو کے بیٹھو گے تو کوئی دفع نہیں لگائے گا تم لوگوں پہ۔ "ان دونوں کے بیچ موجود فاصلے کو دیکھ کر عماد بھائی نے شرارت سے کہا تو اردشیر نے ہلکا سا گھور کے اسے گھورا اور پھر بڑی سہولت کے ساتھ دایاں ہاتھ بڑھا کے ساتھ بیٹھی زارا کا بایاں بازو تھاما اور اپنی طرف کھینچا تھا۔

Huria Malik Novels

اس اچانک افتاد پہ وہ بری طرح بوکھلائی تھی تبھی

خمدار پلکیں اٹھا کے بے ساختہ اس کی طرف جو پہلے

ہی اس کی طرف متوجہ تھا۔

نگاہوں کا بڑا جاندار سا تصادم ہوا تھا، جس سے

گھبراتی زارا فورا پلکیں جھکا گئی تھی۔

Huria Malik Novels

"آہم، آہم "!غضنفر ماموں نے شرارت سے گلا کھنکھارا تو وہ خجل سا ہوتا اس کا بازو چھوڑ کے اپنے گھنیرے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا تھا۔

چند منٹ مزید تصاویر بنانے کے بعد جب سب جانے کے لیے اٹھنے لگے تو ارشد انکل امی سے مخاطب ہوئے تھے۔

Huria Malik Novels

"یہ سب بہت اچانک ہوا ہے اس لیے بچی کو ٹائم چاہیے ہو گا اور دوسرا پرسوں سوموار ہے تو اردشیر کیس دائر کروا دے گا۔انشاءاللہ منگل والے دن ہم اپنی امانت گھر لے جائیں گے۔ولیمہ سب کچھ ٹھیک ہونے کے بعد کریں گے۔"ان کے نرمی سے کہنے پہ انہوں نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر سب جس طرح خاموشی اور تاریکی میں آئے تھے ویسے ہی چلے گئے۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے آفس سے آیا تھا اور مما کے پاس ہی جا بیٹھا تھا۔

"آپ ناراض ہیں ابھی بھی؟ "اس نے ماں کا سنجیدہ چہرہ دیکھا۔

Huria Malik Novels

"کیا نہیں ہونا چاہیے؟ایک لڑکی کو امید دلا کے چھوڑا ہے وہ بھی ایسی لڑکی کے لیے جو تمہاری ترجیح کبھی نہیں تھی۔" اس کی آواز میں ترشی تھی۔

"مما!میں نے سحر سے ساری بات کلیئر کر دی تھی اور ترجیح تھی نہیں کیونکہ کبھی میں نے ایسا سوچا نہیں تھا لیکن اب وہ آپ کی بہو ہے، میری بیوی ہے تو اب میری سوچوں کا محور ہو گی۔" اس نے سکون سے ماں کو تسلی دینی چاہی لیکن وہ مطمئن نہ ہوئیں۔

Huria Malik Novels

"یہ تو پھر مجبوری کا رشتہ ہوا ناں؟ "ان کے نالاں لہجے پہ وہ گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

"فار گاڈ سیک مما! ایسا کچھ نہیں ہے۔ "اس نے خفگی سے انہیں دیکھا۔

Huria Malik Novels

وہ تھک چکا تھا سب کو اس رشتے کے باعث جوابات دے دے کر۔اور یہ اس کی طبیعت و فطرت کے خلاف تھا۔

"ہاں ماں اندھی ہے نا جسے کچھ نظر نہیں آ رہا۔ "

وہ بڑبڑانے کے سے انداز میں کہتیں اٹھ کے اندر چلی گئیں جبکہ وہ گہری سانس خارج کرتا وہیں صوفے سے ٹیک لگا کے بیٹھ گیا تھا۔

Huria Malik Novels

____

___

وہ آج صبح سے ہی خاصی سہمی اور بے چین سی تھی کیونکہ آج کے دن منشاء علی نے نام نہاد بارات لے کر آنا تھا اور گزشتہ کچھ دنوں سے وہ گھر کے باہر پہرہ دلوا رہا تھا۔

Huria Malik Novels

تبھی ساتھ والے چھت کے راستے آ جا رہے تھے۔وہ بھی صرف جیا اور غانیہ۔

ارشد انکل اور اردشیر پرسوں نکاح کے بعد سے نہیں آئے تھے۔

"ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا اور اب چائے پہ چائے پیتی جا رہی ہو۔ "امی نے اسے چائے کا کپ بھرتے دیکھ کر ٹوکا تھا۔

Huria Malik Novels

تبھی مین گیٹ پہ بیل ہوئی تو اس کا دل اچھل کے حلق میں آن اٹکا۔ساتھ ہی لینڈ لائن پہ بھی کال آنے لگی جسے حمزہ نے لپک کے اٹھایا کہ' اردشیر ' کی کال تھی۔

"امی!دروازہ کھولیں۔باہر اردشیر بھائی ہیں۔ "حمزہ کے اونچی آواز میں کہنے پر اس کے ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ لرز اٹھا۔

Huria Malik Novels

امی گیٹ تک گئیں اور پھر اسے اس کی آواز سنائی دینے لگی۔

"السلام علیکم "!برآمدے میں پہنچتا وہ اسے دیکھ کے بولا جو فیروزی شلوار قمیض پہ سفید دوپٹہ اوڑھے ہوئے کپ تھام کے کرسی پہ بیٹھی تھی۔

Huria Malik Novels

جبکہ سامنے پڑی تپائی پہ ناشتے کے لوازمات پڑے تھے۔

"آو بیٹھو بیٹا، ناشتہ کرو۔" امی نے اسے دعوت دی تو غیر متوقع طور پر وہ بنا انکار کیے اس کے مدمقابل کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا۔

Huria Malik Novels

"زارا جلدی سے اردشیر کے لیے چائے نکالو اور اندر سے فریش پراٹھا بنا کے لاو۔ "امی نے اسے بیٹھتے دیکھا تو جلدی سے بولیں۔

"نہیں خالہ! آپ حمزہ کو کہیں کہ سکول کے لیے تیار ہو جائے۔میں اسی توس کے ساتھ چائے لوں گا بس۔ "اس نے فوراً امی کو منع کیا اور پھر ایک نظر اسے دیکھا جو یونہی سر جھکائے کپ کو گھور رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"چائے بناو میرے لیے۔ "اس نے اسے مخاطب کیا

تو اس نے جلدی سے اپنا کپ تپائی پہ رکھا اور خود

اس کے لیے چائے بنانے لگی۔

"لیکن بیٹا حمزہ کچھ دن اگر سکول نہ جائے تو اچھا

نہیں۔ "امی نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ پریشان نہیں ہوں۔میں نے اسے کال پہ کہا

ہے شاید وہ تیار ہونے ہی گیا ہے۔آپ اسے دیکھ

لیں پھر ہم نکلتے ہیں۔ "اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو امی اٹھ کے اندر کمرے کی طرف چلی گئیں۔

جبکہ اس نے چائے بنا کے کپ اس کے سامنے رکھنا چاہا جب اس نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

چائے کا کپ اسے تھماتے ہوئے اردشیر کی مضبوط انگلیاں اس کے ہاتھ سے ٹکرائیں تو اس نے بے ساختہ پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا جو اسی کی طرف متوجہ تھا۔

Huria Malik Novels

"میری چائے میں نیکسٹ ٹائم آدھا چمچ چینی ڈالنی ہے۔رائیٹ۔ "اس کے ہاتھ پہ انگلیوں کا دباو بڑھاتا وہ بنا کپ تھامے بولا تو اس کا دل ہتھیلیوں میں دھڑکنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ "اس نے جلدی سے سر ہلا کے اپنا ہاتھ واپس کھینچنا چاہا جو اس نے چھوڑنے کی بجائے ہلکا سا دباو مزید بڑھایا اور پھر کپ تھام لیا۔

Huria Malik Novels

"آدھا چمچ چینی چاہیے تھی تو جب بنا رہی تھی تو

تب منع کر دیتے لیکن تب تو بس کسی گورنمنٹ

ٹیچر کی طرح گھورے جا رہے تھے۔ "حسبِ عادت

اس کا اندر سوال جواب میں مصروف ہو چکا تھا۔

جبکہ بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کو مسل رہا تھا جس پہ

محسوس ہوتا اس کا لمس دہک رہا تھا۔

Huria Malik Novels

"تم بھی اپنی بکس بیگ تیار رکھو۔ پرسوں سے تم اور جیا کالج جا رہی ہو۔ "اس نے چائے کے سپ لیتے ہوئے اسے مخاطب کیا تو وہ چونکی تھی۔

"لیکن میں کیسے جا سکتی ہوں؟ "اس نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔

"سر کے بل چل کر۔ "اس کے سنجیدگی سے بھرپور طنزیہ جواب پہ وہ کڑھ سی گئی تھی۔

Huria Malik Novels

تبھی کھلے دروازے سے آیان بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"زارا خالہ "!ہاتھوں میں چاکلیٹس اور لولی پاپ لیے وہ سیدھا آ کے اس کے ساتھ آ لگا۔

"آپ کے لیے لے کے آیا ہوں۔ "اس نے لولی پاپ اور چاکلیٹس اس کی طرف بڑھائیں۔

Huria Malik Novels

"ہاو سویٹ! تھینک یو لیکن یہ کس خوشی میں ہے؟ "

اس کے پھولے پھولے رخسار چومتے ہوئے وہ بولی تھی۔

"کیونکہ ماما نے بتایا کہ آپ کل سے پکا پکا نانو کے گھر آ رہی ہیں۔اور شیر ماموں کے ساتھ ان کے روم میں رہیں گی۔ "اس نے خوشی سے چہکتے ہوئے جواب دیا تو اس کے جسم کا سارا خون جیسے چہرے پہ آن سمٹا تھا۔

"اففففف "!اس نے بڑے نامحسوس انداز میں چہرے کا رنگ بدلتے ہوئے گویا اردشیر سے خود کو چھپانا چاہا تھا۔

"تو رہیں گی یہ شیر ماموں کے ساتھ تو پھر یہ آپ کی خالہ نہیں رہیں گی۔ "چائے ختم کر کے خالی کپ

Huria Malik Novels

تپائی پہ رکھتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا تو آیان کے ساتھ
زارا نے بھی اس کی بات پر چونک کے اسے دیکھا۔

"کیوں؟یہ میری زارا خالہ ہیں۔ "اس نے زور سے
اس کے گلے میں بانہیں لپیٹیں۔

"یہ آپ کی زارا ممانی ہیں اب۔ "سنجیدگی سے
آیان کو جواب دیتا وہ اندر سے آتے حمزہ اور امی
کی طرف متوجہ ہو گیا۔

Huria Malik Novels

جبکہ وہ گویا اپنی جگہ دھک سے رہ گئی تھی۔

"ممانی؟ "وہ جزبز سی ہوتی اسے دیکھ رہی تھی جس کا رویہ ہمیشہ کے جیسا ہی تھا مگر پھر بھی کچھ بدلا تھا۔

وہ ابھی اس بدلاو کے بابت سوچ رہی تھی جب گلی میں دو تین گاڑیوں کے ایک ساتھ رکنے کی آواز

Huria Malik Novels

سنائی دی تو وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ماں کی طرف لپک گئی تھی۔

"وہ آ گیا ہے امی۔ "اس کا چہرہ شدید خوف کے باعث سفید پڑ چکا تھا۔یہی حال امی اور حمزہ کا بھی تھا۔

Huria Malik Novels

ایسے میں اگر کوئی وہاں پر سکون تھا تو وہ اردشیر تھا جو ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں گھسائے دروازے کو ہی دیکھ رہا تھا۔

جہاں سے چند منٹوں کے ساتھ بوسکی کی قمیض کے ساتھ سفید شلوار پہنے، سیاہ واسکٹ اور کھیڑی پہنے تیار شیار منشاء علی آٹھ دس لوگوں کے ہمراہ گھر میں داخل ہوا تھا۔

دوسری شادی کی خوشی ہی اسے کچھ اتنی تھی کہ شاید صبح اٹھتے ہی ادھر کا رخ کر لیا تھا۔

Huria Malik Novels

لیکن وہاں دکھائی دیتے اردشیر کو دیکھ کر اس کا چہرہ غصے سے سیاہ پڑنے لگا۔

"او کمینے !تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ "اس نے فوراً اردشیر کو للکارا تو زارا کی رنگت مزید سپید پڑنے لگی۔

Huria Malik Novels

اسی دوران ارشد صاحب اور غضنفر صاحب موبائل پہ کوئی نمبر ملاتے وہیں پہنچ گئے تھے۔

"اپنی بیوی کے ہاتھ کا بنا ناشتہ کرنے آیا تھا۔ "

اردشیر کے ہونٹوں سے نکلنے والے ایسے پرسکون الفاظ جہاں منشاء علی کے لیے دھماکہ تھے تو وہیں زارا بھی ٹھٹھک گئی۔

Huria Malik Novels

"کیا بکواس کر رہا ہے؟کون سی بیوی؟ "غیض و غضب کی شدت سے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔اس کی نظریں ساتھ ہی زارا کی طرف مڑیں۔

"اور تو ایسے کیوں کھڑی ہے؟جا جا کے جلدی سے تیار ہو۔ "اس نے چیخ کے اسے پکارا تو اردشیر کی پیشانی پہ بل پڑے۔

Huria Malik Novels

"میری بیوی کی طرف دیکھنے اور اسے اس طرح سے مخاطب کرنے کی اب جرات تمہیں مہنگی پڑے گی۔ "اس کی سرد آواز میں اتنی برودت تھی کہ منشاء علی سمیت زارا نے بھی اس کی طرف دیکھا۔

"کیا بکواس کر رہا ہے کمینے انسان؟وہ میری منگ تھی تیری بیوی کیسے ہو سکتی ہے وہ۔ "وہ ایک دم سے طیش میں آتا جیب سے پسٹل نکال کے اس کی طرف بڑھا تو زارا کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔

Huria Malik Novels

جنہیں اردشیر نے خاصی ناگواری سے برداشت کرتے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"اب تمہاری آواز نہیں آنی چاہیے۔جاو اندر جا کے چپ کر کے بیٹھو۔ "اس نے اپنے مخصوص لب و لہجے میں اسے گھرکتے ہوئے گردن منشاء علی کی طرف گھمائی جو اس پہ نشانہ باندھ چکا تھا۔

Huria Malik Novels

"رک جاو منشاء علی۔ "ایک دم سے بلند مردانہ آواز پہ ٹریگر دباتا اس کا ہاتھ تھما۔اس نے گردن گھما کے دیکھا تو بہت سارے سپاہی چاروں طرف پھیل چکے تھے۔

"تمہیں ایک معزز شہری کی بیوی کو ہراس کرنے اور اس کے ساتھ زبردستی شادی کرنے کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔ "ایس پی نثار نے ایک پیپر اس کے سامنے لہراتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تھا۔

Huria Malik Novels

"بکواس بند کر او آفیسر! ہم وڈیرے لوگ ہیں، ہمیں یہ شہری پولیس کی دھمکیاں مت دو۔ یہ پولیس ہم جیب میں لے کے گھومتے ہیں۔ "اس نے سبکی و اہانت کے احساس سے سرخ پڑتے للکار کے کہا تھا۔

جبکہ زارا جو اردشیر کے خشک لہجے پہ دم سادھ چکی تھی، دم بخود سی کھلے دروازے سے جھانکتے محلے والوں کو دیکھ رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"وہ پولیس تمہاری جیب سے نکل چکی ہے وڈیرے صاحب کہ ان جرائم کے علاوہ تمہارے دیگر دھندوں کی خبر بھی پنجاب پولیس کو مل چکی ہے اس لیے اب یہ گیدڑ بھبھکیاں کسی کام کی نہیں ہیں۔ "ایس پی نثار نے بے خوبی سے کہتے ہوئے ہتھکڑی اس کے سامنے لہرائی تھی۔اس دوران سپاہی اس سمیت اس کے آدمیوں سے اسلحہ ضبط کر چکے تھے۔

Huria Malik Novels

"میں تم سب کو چھوڑوں گا نہیں۔زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا سب کو۔ "وہ پولیس کی گرفت میں بلبلا رہا تھا مگر پولیس اسے کوئی ایکشن لینے کا موقع دیے بغیر گرفتار کر کے لے جا چکی تھی۔

"ایسے لوگوں کی بیک بہت مضبوط ہوتی ہے اردشیر اس لیے بہتر ہے کہ زارا کو ساتھ لے جاو۔نکاح تو

پہلے ہی ہو چکا ہے جبکہ آپا اور حمزہ کو دو چار دن کے لیے میں ساتھ لے جاتا ہوں۔ "غضنفر ماموں نے ہجوم کے چھٹنے پر فوراً سنجیدگی سے مشورہ دیا تو ان سب نے چونک کے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"لیکن بھائی صاحب ہم اپنا گھر چھوڑ کے کیسے کہیں جا سکتے ہیں؟ "امی نے فوراً متفکر لہجے میں کہا تھا۔

Huria Malik Novels

"کوئی گھر نہیں چھوڑ رہا ہے۔اردشیر کی وجہ سے ادھر اٹیک کرنے سے پہلے آپ کو مجبور کیا جا سکتا ہے اس لیے ابھی کچھ دن احتیاط کی ضرورت ہے۔ "ارشد صاحب کے کہنے پہ وہ چپ سی ہو گئیں۔

پھر ایک گھنٹے بعد سیما بیگم اور حمزہ غضنفر ماموں کے ساتھ جبکہ وہ ثمینہ بیگم اور غانیہ کے آنے پہ اپنا مختصر سا سامان اٹھائے دیوار پار بنے اس خوبصورت سے گھر میں چلی آئی۔

Huria Malik Novels

ــ

ــــــــ

"کہیے بھابھی صاحبہ !کیسا محسوس کر رہی ہیں آئرن مین کے سگے کی بیوی بن کر؟ "وہ اس وقت جیا کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جہاں وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کو شرارت پہ آمادہ تھی۔

Huria Malik Novels

"تم اتنی بدتمیز پہلے تو نہیں تھی۔ "اس نے زچ ہوتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"پہلے تم میری بھابھی بھی تو نہیں تھی۔ "اس کے بے نیازی سے کہنے پہ وہ جزبز سی ہونے لگی۔

"بھابھی نہیں ہوں میں تمہاری۔نام پکارو میرا۔ "اس نے فوراً اسے ٹوکا تھا۔

Huria Malik Novels

"توبہ کرو۔ارد بھائی قتل کر دیں گے میرا۔ "اس نے فوراً مسخرے پن سے نفی میں گردن ہلائی تھی۔

"وہ میرا بھی قتل کر دیں گے۔تم بس میرا نام پکارو۔ "اس نے جھرجھری سی لیتے ہوئے کہا تھا۔

"تمہارا قتل کیوں کریں گے؟ "جیا نے تیوری چڑھا کے اسے دیکھا تھا۔

Huria Malik Novels

"کیونکہ چڑتے ہیں وہ مجھ سے اور ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے آج انہیں اپنی منگنی توڑ کے مجھ سے مجبوراً شادی کرنی پڑی اور وہ بھی ایسی شادی۔ "

وہ بات کرتے کرتے رو پڑی تھی۔

"اور تم؟تم خوش ہو اس شادی سے؟"جیا نے اسے روتے دیکھ کے گہرے لہجے میں استفسار کیا تو وہ اور شدتوں سے رو پڑی تھی۔

"مم۔۔مجھے بھی وہ برے لگتے تھے لیکن وہ اتنے اچھے بن کے میرے سامنے آنے لگے کہ میرا دل عجیب سی خواہشات بنُنے لگا لیکن میں نے ارد بھائی سے کبھی شادی کا نہیں سوچا تھا۔بیشک جو ہوا وہ میرے دل کو خوشی دے گیا ہے لیکن ارد بھائی کی خوشی کا سوچوں تو ساری خوشی ملیامیٹ ہو جاتی ہے۔ "وہ روتے ہوئے بے ربط سے انداز میں اپنی فیلنگز کا اظہار کر رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"مطلب تم میرے سٹون ہرٹڈ، ان رومینٹک اور آئرن مین کے سگے بھائی سے محبت کرنے لگی ہو۔ "

جیا نے بلند لہجے میں کہا تو اس نے لپک کے اس کے منہ پہ ہاتھ دھرا۔

"خدا کے لیے آہستہ بولو۔کوئی سن لے گا۔ "وہ بھیگی آواز میں منمنائی تھی۔

Huria Malik Novels

"تو کیا یہ چھپانے والی بات ہے؟" جیا نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"پتہ نہیں لیکن تم پلیز چپ کر جاو۔میں سونا چاہتی ہوں۔" اس نے اسے چپ کروانا چاہا تھا جبکہ وہ اس کی بات سن کر چیخ اٹھی۔

Huria Malik Novels

"واٹ؟تم میرے کمرے میں سو گی؟ "اس کا انداز اتنا حیران کن تھا کہ وہ لیٹتے لیٹتے اٹھ بیٹھی۔

"ہاں کیوں کیا ہوا؟پہلی دفعہ سونے لگی ہوں؟ "اس نے شاکی پن سے اسے دیکھا۔

"پہلے تم میری دوست تھی۔اب اس گھر کے اکلوتے بیٹے کی بیوی ہو۔مما قتل کر دیں گی ہم دونوں کا۔ "جیا نے تیزی سے جواب دیا جبکہ وہ

Huria Malik Novels

اردشیر کے ساتھ ایک کمرے میں رہنے کے خیال سے ہی مرنے کو ہو گئی۔

"مجھے اُن کے کمرے میں نہیں جانا ہے۔ "اس نے فوراً جیا کو کہا۔ تبھی کمرے کا دروازہ کھول کے ثمینہ بیگم اور غانیہ آپی اندر داخل ہوئی تھیں۔

Huria Malik Novels

"غانیہ اور جیا تمہیں تیار کر کے ارد کے کمرے میں پہنچا دیتی ہیں۔اللہ پاک تم دونوں کو ہر قدم پہ خوشی دے۔سدا سہاگن رہو۔" دو تین بڑے باکس اس کے پاس رکھتیں ثمینہ آنٹی دو کنگن اس کی کلائی میں پہنا کے اس کی پیشانی چومتی ہوئی واپسی کے لیے مڑیں تو وہ اسے روک بھی نہ سکی۔

کچھ دنوں سے ان کے انداز میں تھوڑی سردمہری محسوس ہونے لگی تھی ورنہ وہ خود انہیں اردشیر کے

کمرے میں جانے سے منع کر دیتی مگر ابھی وہ دل

مسوس کے رہ گئی۔

اور پھر وہ تھی اور غانیہ و جیا کے ہاتھوں کی کاریگری

تھی۔

جنھوں نے اس کے دیدہ زیب سلک کے سرخ

فراک کو زیب تن کر کے آنے کے بعد اس کے

بالوں اور چہرے پہ ٹرائیاں مار مار کر اس کا نقشہ ہی

تبدیل کر دیا تھا۔

Huria Malik Novels

"پیسٹری لگ رہی ہوں میں پوری۔ "اپنی شکل دیکھ کر وہ روہانسی ہوئی تھی۔

"پہلی دفعہ اتنا خوبصورت دکھو تو یہی لگتا ہے۔اب نا منہ سیدھا کر کے یہ کانچ کی چوڑیاں پہنو، بھائی کو پسند ہیں۔ "غانیہ بے نیازی سے بولی تو وہ کڑھی تھی۔

Huria Malik Novels

"بھائی کو پسند ہیں تو انہیں جا کے پہنا دیں۔ "اس کے منہ پھاڑ کے کہنے پر جب دونوں بہنوں نے ایک ساتھ 'لاحول ولا قوت الا باللہ' پڑھا تو وہ گڑبڑا سی گئی۔

"ایسی بونگیاں بھائی کے سامنے کم مارنا ورنہ آج کی کلاس ذرا اور طریقے کی ہو گی۔ "غانیہ نے اس کا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے معنی خیزی سے کہا تو وہ مزید مضطرب ہوئی تھی۔

Huria Malik Novels

کہ اردشیر سے اسے نرمی یا رومانوی توقع ہرگز نہ تھی بلکہ منگنی ٹوٹنے پہ غصے سے بھرے اردشیر کی توقع ضرور تھی۔

اس پہ مستزاد ایسا سجا سنورا سراپا۔۔۔

کچھ دیر بعد دونوں بہنیں اسے کریم کلر کی دیواروں سے سجے بڑے سے بیڈروم میں چھوڑ گئیں جس کی

Huria Malik Novels

دیواروں پہ لگی اردشیر کی تصاویر واضح کر رہی تھیں

کہ وہ اپنی منزل تک پہنچ چکی ہے۔

"گڈلک بھابھی جان۔" ایک ساتھ اسے وش کرتیں

وہ تیزی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئیں جبکہ

وہ دوپٹے سے پن نکالتی صوفے پہ جا بیٹھی تھی۔

Huria Malik Novels

زارا کو گھر چھوڑ کر وہ پولیس سٹیشن چلا گیا تھا کیونکہ بہت ساری کاروائی ہونا باقی تھی جس کے لیے اس کا ہونا بہت ضروری تھا۔

نثار کو سارے پروفس دے کر ساری بات سمجھا کے جب وہ گھر واپس پہنچا تو شام کے ساڑھے چھ بج رہے تھے اور جیا کے کمرے سے باتوں کی آواز آ رہی تھی۔

Huria Malik Novels

وہ اس کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب مما نے آ کے اسے بتایا کہ وہ غانیہ کو کہہ چکی ہیں کہ زارا کو اس کے کمرے میں پہنچا دے۔

سب کچھ اتنا جلدی اور اچانک ہو رہا تھا کہ وہ بھی دم بخود ہو چکا تھا۔

بہر حال جو بھی تھا دل کو بھلا محسوس ہو رہا تھا۔

چینج کرنے، کھانا کھانے اور بیلا پھپھو مما کو ٹائم دینے کے بعد جب وہ کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیوں کی

طرف بڑھا تو گھڑی کی سوئیاں پونے نو بجا رہی تھیں۔

کمرے کا دروازہ ہولے سے وا کرتا جب وہ اندر داخل ہوا تو صوفے پہ بے آرامی سے بیٹھی زارا اچھل کے کھڑی ہوئی تھی جس کے باعث شیفون کا دوپٹہ سر سے ڈھلک کے کندھوں پہ آن گرا۔

Huria Malik Novels

"السلام علیکم "!نگاہیں اس کے مہکتے سراپے پہ جمائے وہ قدم قدم اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ "وہ ہولے سے منمنائی اور کپکپاتے ہاتھوں سے سر پہ دوپٹہ ٹکانا چاہا جب ہاتھوں کی حرکت پر کلائی میں پہنی چوڑیاں چھنک اٹھیں۔

Huria Malik Novels

"میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ اپنے کمرے میں داخل ہوں گا تو تم اس روپ سروپ میں میرے سامنے کھڑی ہو گی۔ "گہرے لہجے میں بولتا وہ بالکل اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تو زارا نے آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھا جو اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا۔

"لیکن میری سوچوں کے برعکس جب تم اس کمرے میں اس مہکتے روپ کے ساتھ کھڑی ہو تو بصارت و

Huria Malik Novels

قلب کو اچھی لگ رہی ہو۔ "اس کے ہاتھوں کو

ہولے ہولے سے دباتا وہ مزید بولا تو اس کو لگا وہ

بس یہیں دم توڑ دے گی۔

"یہ کیا کہہ رہا تھا وہ؟ کیا وہ اسے سحر سمجھ رہا تھا؟ کیا

اسے نہیں پتہ کہ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے؟"

بہت سارے سوالوں نے اس کے اندر اودھم سا مچا

رکھا تھا۔

Huria Malik Novels

"ارد بھائی!م۔۔میں زارا ہوں۔ "اس نے سوچا کہ شاید وہ اسے سحر سمجھ رہا تھا اور یہ بات اسے ہرگز گوارا نہ تھی کہ وہ کسی اور کے گمان میں اس کے نزدیک آئے۔

اس کی اس سے محبت بہت پاکیزہ تھی اور وہ نہیں چاہتی تھی اس کی ناپسندیدگی اس محبت کو دھندلا کرے۔

Huria Malik Novels

"میں یہ بات اچھے سے جانتا ہوں کہ تم زارا اردشیر ہو لیکن تم شاید یہ تسلیم نہیں کر پا رہی کہ میں تمہارا' بھائی 'نہیں ہوں۔ "اس کے ہاتھوں کو ہولے سے جھٹکا دیتا وہ مستحکم لہجے میں گویا ہوا تو اس کے جھٹکے کے باعث اس کے سینے سے ٹکراتی زارا نے جھنجھناتے اعصاب کے ساتھ ششدر نگاہوں سے اسے دیکھا۔

Huria Malik Novels

"ل۔۔لیکن آپ تو۔۔۔۔۔ "وہ متعجب سی اس کا یہ غیر متوقع روپ دیکھ رہی تھی۔

"میں کیا؟ "اس نے جھک کے اس کی ناک کو ہونٹوں سے چھوا تو تڑپ کے اس سے دور ہٹی تھی۔

"پلیز۔۔۔آپ ناپسند کرتے ہیں مجھے پھر کیوں اس مجبوری کے رشتے میں ایسے الفاظ کا سہارا لے کر

Huria Malik Novels

مجھے بیوقوف بنا رہے ہیں۔ "اس سے فاصلہ بڑھاتی وہ بھیگتے لہجے میں گویا ہوئی تو اردشیر نے بڑے ضبط سے اسے دیکھا۔

"ناپسند تو تم بھی مجھے کرتی تھی پھر اب کیوں محبت کرنے لگی ہو؟ "اس کے سنجیدگی سے پوچھے جانے والے اس سوال پر اس کے ہاتھوں کے سارے چڑیاں طوطے گویا اڑ گئے تھے۔

Huria Malik Novels

"کیا؟کک۔۔کون سی محبت؟ "وہ آئی شیڈز اور مسکارے سے سجی خوبصورت آنکھیں پھیلاتے ہوئے گویا ہوئی تو اردشیر ان آنکھوں کی گہرائی میں ڈوبنے لگا۔

"وہی محبت جو تمہاری آنکھوں سے چھلکتی ہے۔ "

سکون سے جواب دیتا وہ اس کی طرف بڑھا اور بڑی سہولت سے اس کا ہاتھ تھام کے واپس اپنی طرف کھینچا تھا۔

Huria Malik Novels

"تمہاری آنکھوں سے چھلکتی اسی محبت نے میرا دل تمہاری طرف موڑا ہے۔ہر کوئی مجھے یہ باور کروانے پہ تُلا ہوا ہے کہ میں تمہیں ناپسند کرتا تھا تو تم سے شادی کیوں کر رہا ہوں لیکن کوئی یہ کیوں نہیں سمجھتا کہ محبت کے ہو جانے کے لیے ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے۔ "اس کے لمبے بالوں کی چٹیا میں لگے موتیے کے پھولوں کو مسلتا ہوا وہ اس کے کان میں

بولتا اس کے کان کی لو اپنے ہونٹوں کی حدت سے دہکائے جا رہا تھا۔

"میں تمہاری محبت میں کوئی برسوں سے مبتلا نہیں ہوں مگر جب میرا دل تمہارے لیے بدلنے لگا تو میں نے تمہیں اپنانے میں دیری ہرگز نہیں کی۔" ایک ہاتھ سے اس کی چٹیا کے بل کھولتا وہ دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کیے اسے خود میں سمیٹے ہوئے تھا۔

Huria Malik Novels

جو اس کے انکشافات پہ سُن سی کھڑی تھی۔

"آ۔۔آپ کی منگنی۔۔۔ "اس کے ہونٹوں کا

سرسراتا لمس اپنے رخساروں پہ محسوس کرتے

ہوئے اس کے پیروں سے جان نکلنے لگی تھی۔

کہاں دیکھا تھا اس کا ایسا بے خود انداز۔

Huria Malik Novels

"میری شادی ہو چکی ہے زارا۔ "بڑی نرمی سے اسے سرزنش کرتا وہ اس کے بال ایک جھٹکے سے کمر پہ بکھیرتا اب اس کا دوپٹہ کندھے سے سرکا رہا تھا۔

"یہ ک۔کیا کر رہے ہیں آپ؟ "اس نے فوراً سینے پر پڑے دوپٹے کے پلو کو مٹھیوں میں دبوچتے گھٹے گھٹے انداز میں کہا۔

Huria Malik Novels

"مجھے تم سے کوئی دھواں دھار عشق نہیں ہوا نا کوئی افلاطونی محبت ہوئی ہے مگر میں تمہارے تحفظ کے لیے، تم سے وابستہ ہر رشتے کے لیے، تمہاری خوشی کے لیے ہر ممکنہ حد کو پار کرنے کی سکت رکھتا ہوں۔ اور ویسے بھی میرا اپنے جذبات کے لیے اظہار کا طریقہ بہت مختلف ہے میں اسی کا استعمال کر رہا ہوں۔ "اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ گھمبیر لہجے میں بولتا اس کے ہاتھ سے دوپٹہ لے کر صوفے پہ اچھال چکا تھا۔

Huria Malik Novels

جبکہ وہ زندگی میں پہلی دفعہ اس کے سامنے یوں
اس حلیے اور ایسے بناو سنگھار کے ساتھ کھڑی شرم
سے دہری ہونے لگی تھی۔

"ویسے تم نے ہی کہا تھا کہ میں بہت ان رومینٹک
ہوں۔میرے دل میں جذبات نام کی چیز نہیں
ہے۔آو آج ڈٹ کے تمہارا شکوہ دور کرتا ہوں۔"
لہجے میں ذومعنویت سموئے وہ اس کے چہرے پہ
جھکا اور اپنے دہکتے ہونٹوں سے اس کے خوبصورت

Huria Malik Novels

چہرے کے ایک ایک نقش کو چومتا جب اس کی
گردن تک پہنچا تو وہ لڑکھڑا سی گئی۔

اس نے بے ساختہ ہاتھ بڑھا کے اس کی شرٹ اپنی
مٹھیوں میں دبوچی تھی۔

اپنی بند آنکھیں کھول کے اس نے اپنی گردن میں
چھپے اس کے سیاہ بالوں سے ڈھکے سر کو دیکھا تو دل
بے ہنگم سا ہوتا دھڑکنے لگا۔

Huria Malik Novels

اس کی صراحی دار گردن کو ہونٹوں سے چھوتا وہ گردن پہ سجے نیکلس کو اپنے دانتوں کی مدد سے توڑتا نیچے گرا چکا تھا۔

اس کی شدت اور ایسی قربت زارا کے حواس چھین رہی تھی۔اس نے یہ گمان تک نہ کیا تھا کہ ایسے جوڑے گئے اس رشتے سے اسے ایسی محبت و چاہت ملے گی مگر شاید اللہ نے اُس کا دل موڑ دیا تھا تبھی تو ایک معجزے کی مانند وہ اس کی زندگی کا حصہ بن گیا تھا۔

Huria Malik Novels

گردن کو چھوتے ہونٹ جب اپنی حدود پار کرنے لگے تو وہ بری طرح سے تڑپی تھی۔

"ا۔۔ارد بھا۔۔۔۔۔ "اس نے اس کی شرٹ زور سے کھینچتے ہوئے اسے پکارنا چاہا جب اس کے سینے پہ جھکے اردشیر نے اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

Huria Malik Novels

اس کے لمس میں سختی نہ تھی لیکن پھر بھی اسے
اپنی سانسیں رکتی محسوس ہونے لگی تھیں۔وہ
آنکھیں میچے اسی کے سہارے کھڑی اس کی سانسیں
خود میں اترتی محسوس کرنے لگی تھی۔

چند فسوں خیز لمحات کے بعد وہ اس سے الگ ہوا
اور اسے اپنی بانہوں میں سمیٹتا ہوا بیڈ کی طرف
بڑھا تو اس کا دل ڈوبنے لگا تھا۔

Huria Malik Novels

"و۔۔وہ مجھے کل کالج جانا ہے۔ "اسے روکنے کو اس نے بڑا بھونڈا سا بہانہ بنانے کی کوشش کی جو اس نے فوراً رد کی تھی۔

"میں خود چھوڑ کے آوں گا ڈونٹ وری۔ کوئی سولڈ بہانا بنانا سیکھو۔ "بے نیازی سے کہتا ہوا وہ اسے بیڈ پہ لٹا چکا تھا۔

Huria Malik Novels

"آ۔۔ آپ بہت برے ہیں اردشیر۔ "جب وہ گھنے بادل کی طرح اس پہ جھکا تو اس کی نگاہوں سے جھلکتے بے باک اور پرشوق تقاضے محسوس کرتی زارا کی سانسیں دھونکنی کی مانند چلنے لگیں جبکہ دل گویا ہتھیلیوں میں آن سمٹا تھا۔

Huria Malik Novels

"ہمم! تم کہہ سکتی ہو۔" مخمور لہجے میں کہتا وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس پہ جھکتا چلا گیا جبکہ اس کی شدتوں سے گھبراتی زارا اسی کی بانہوں میں سمٹتی جا رہی تھی۔

جبکہ فضا میں رقص کرتی محبت ان کے معجزیاتی ملاپ پہ دل سے خوشی محسوس کر رہی تھی کہ جس نے محبت محسوس ہو جانے پر اس کے اظہار میں ذرا کنجوسی نہ کی تھی۔

Huria Malik Novels

ــ

ــــــــــــ

کچھ دن بعد:

درخت کی موٹی سی شاخ پہ لٹکی وہ مالٹے اتار اتار کے نیچے کھڑے آریان اور جیا کی طرف پھینک رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"جلدی کرو ناں زارا۔بھائی نا آ جائیں پھر تم دونوں نے شادی پہ بھی جانا ہے۔ "جیا نے ہانک لگائی جو سن کر بھی اس نے ان سنی کر دی۔

"اتنی جلدی نہیں آتے وہ۔ "وہ بڑی توجہ سے مالٹے توڑ توڑ کے نیچے پھینک رہی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم لوگ؟ "اندر سے آتی ثمینہ بیگم جو بیٹے اور بہو کے آپسی تعلقات اور بیٹے کا

Huria Malik Novels

خوش کن چہرہ دیکھ کر مطمئن ہو چکی تھیں انہوں نے اسے دیکھ کر اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

"ہم مالٹے توڑ رہے ہیں نانو۔ "آیان نے ہاتھ میں پکڑے مالٹے دکھاتے ہوئے جوش سے کہا۔

Huria Malik Novels

"اور جو فریج میں فروٹ پڑا ہے اس کا کیا؟ "

انہوں نے خفگی سے بیٹی اور بندر بنی بہو کو دیکھا جو دانت نکوستی انہیں دیکھ رہی تھی۔

"زارا ممانی کہتی ہیں کہ ایسے فروٹ توڑ کے کھانے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ "آیان کے جواب بڑی بے ساختگی سے آ رہے تھے۔

Huria Malik Novels

"وہ آ رہا ہے تمہارا ماموں۔کر لیتا ہے تمہاری ممانی کا دماغ سیٹ۔ "گاڑی باہر ہی کھڑی کر کے اندر آتے اردشیر کو دیکھ کر ممانے قدرے بلند آواز میں کہا تو درخت پہ ٹنگی زارا سٹپٹا سی گئی۔

"مارے گئے۔ "اس نے فوراً ادھر ادھر دیکھتے گویا اپنے چھپنے کی جگہ تلاش کی تھی مگر بے سود۔

Huria Malik Novels

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ "ان کے نزدیک پہنچتے اردشیر نے سنجیدگی سے انہیں دیکھتے استفسار کیا تھا۔

"ہم مالٹے کھا رہے ہیں ماموں۔ "آیان کے پٹخ سے جواب دینے پر اس نے گردن اٹھا کے دیکھا تو بیگم صاحبہ بندر بنی درخت پہ بیٹھی تھیں۔

Huria Malik Novels

"پارٹ ٹائم سرکس میں حصہ کیوں نہیں لے لیتی تم۔"بھنائے ہوئے لہجے میں بولتا ہوا وہ درخت کی طرف بڑھا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا گویا نیچے آنے کا سگنل دیا تھا۔

"میرا دل چاہ رہا تھا۔"وہ نیچے آتی منمنائی تھی۔

Huria Malik Novels

"مالٹے اندر موجود ہیں۔ "وہ سنجیدگی سے بولتا اسے نیچے اترنے میں مدد دے رہا تھا۔

"لیکن ان کا ٹیسٹ زیادہ مزے کا ہے۔ "وہ تیزی سے بولی تھی۔

"انف! آج کے بعد تم مجھے یوں بندروں کی طرح سرکس کرتی نظر نہ آو اور تم جیا خبردار آج کے بعد ایسا کوئی کام نہیں ہونا چاہیے۔ "اپنے مخصوص

Huria Malik Novels

انداز میں کہتے ہوئے اس نے دونوں کو لتاڑا اور خود اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"جب یوں گورنمنٹ ٹیچرز کی طرح ڈانٹتے ہیں تو بالکل نہیں لگتا کہ پیار کرتے ہیں مجھ سے۔" اس نے فوراً منہ بسورا تھا۔ہر دفعہ وہ اسے ایسی حرکتوں پہ گھرکنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔

Huria Malik Novels

"پیار نہیں کرتا اس لیے ہر صبح کالج سے لیٹ ہوتی ہو تم۔ "ثمینہ بیگم نے لب دباتے بظاہر بڑی سنجیدگی سے کہا تو وہ بری طرح سے گڑبڑائی تھی۔

"وہ۔۔ہاں۔۔وہ اُن کی تیاری میں وقت لگ جاتا ہے۔ "وہ سرخ چہرے کے ساتھ گویا ہوئی جبکہ اس کے چہرے پہ بکھرے قوس و قزح کے رنگوں کو پیار سے دیکھتیں وہ مسکرا دی تھیں۔

Huria Malik Novels

ابھی جلدی جاو روم میں۔خود بھی تیار ہو اور بھائی کو بھی تیار کرو کیونکہ وقت ابھی بھی بہت لگے گا۔ "جیا نے اسے دیکھتے شوخی سے کہا تو وہ بری طرح سے شرماتی ان کی شوخ نگاہوں سے بچتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

--------------------.---------

Huria Malik Novels

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے نیم دراز تھا۔

"کپڑے کون سے نکالوں آپ کے لیے؟ "وہ وارڈروپ کی جانب بڑھتے ہوئے بولی تھی۔

"یہاں آو۔ "اور اس کے ایسے مخصوص بلاوے پہ اس کی جان ہوا ہونے لگتی تھی۔

Huria Malik Novels

کیونکہ قربت کے لمحات میں وہ حواس بکھیر دینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

"ہم نے شادی پہ جانا ہے ارد۔ "اس نے مڑ کے اسے دیکھا جس کی نگاہوں سے چھلکتے منہ زور جذبات اس کا دل دھڑکا رہے تھے۔

Huria Malik Novels

"کچھ دیر بعد چلیں گے ناں فریش ہو کے۔میں نے کب منع کیا ہے۔ "اس کا پر سکون انداز مگر آنکھوں کی پر تپش لپک۔۔۔۔

اس کا پورا وجود حیا سے دہک رہا تھا۔

وہ دھیمے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھی تھی جس نے ہاتھ بڑھا کے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ ایک جھٹکے سے اس کے کشادہ سینے کا حصہ بنی تھی۔

Huria Malik Novels

"محبت کی دعویدار تم تھی مگر میرے میدان میں آتے ہی تمہاری سیٹی گم ہو جاتی ہے۔" اسے بانہوں میں بھر کے کروٹ بدلتا وہ اس پہ جھکا تو اس نے لرزتی پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا۔

"اب آپ جیسے جن سے کون مقابلہ کرے۔پہلے بھی ڈراتے تھے اور اب بھی۔۔۔" نچلا لب دانتوں میں دباتی وہ شرارت سے گویا ہوئی تو وہ

بڑے دل دہلا دینے والے تیوروں کے ساتھ اس

کے چہرے پہ جھکا تو وہ پل میں بوکھلا اٹھی۔

"بب۔۔بس بس۔میرا دل دھڑک دھڑک کے

پاگل ہو جائے گا ارد۔پلیز۔"دونوں ہاتھ اپنے

تمتماتے چہرے پہ رکھتی وہ شرم سے چلائی تھی۔

Huria Malik Novels

"تمہارا جن سے مقابلہ کروا رہا تھا میں۔ "متبسم لہجے میں کہتے ہوئے اس نے گردن کے عین وسط میں اپنے لب رکھے تو وہ کسمسا اٹھی۔

"ن۔نہیں۔آپ اردشیر ہی رہیں پلیز۔ "اس کے برجستہ جواب پہ قہقہہ لگا کے ہنستا وہ زارا کے دل میں ہر سو خوشیاں بکھیر گیا تھا۔

Huria Malik Novels

"میں آج امی کی طرف رکوں گی۔ "اس نے اس کو پھر سے اپنے ہونٹوں کا نشانہ بناتے دیکھ کے اپنی ہتھیلیاں اس کے چہرے پہ رکھتے جلدی سے کہا کہ کچھ پل بعد تو اس نے ہر بات بھلا دینی تھی۔

"ضرور رکو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ "آنکھوں میں بے باک شرارت لیے وہ گویا ہوئی تو وہ جھنجھلائی۔

Huria Malik Novels

"خبردار اب کی بار آپ رات کو چھت کے راستے میرے کمرے میں آئے تو۔ "وہ سرخ چہرے کے ساتھ اسے وارن کر رہی تھی۔

"اونہوں، اس قدغن کا کوئی فائدہ نہیں۔تم نے وہاں رکنے کی بات کی ہے وہ میں نے اجازت دے دی۔باقی میں کیا کرتا ہوں وہ میرا کام ہے۔ "اس نے فوراً ہری جھنڈی دکھائی تھی جبکہ وہ اسے گھور کے رہ گئی جو ہر بار اس کے امی کی طرف ٹھہرنے

Huria Malik Novels

پہ آدھی رات کو اس کے کمرے میں آن موجود

ہوتا تھا اور اسے اپنی مہکتی قربت سے آشنا کرواتا

منہ اندھیرے واپس جاتا تھا۔

اور اس کی اس روش کے بارے میں سارے واقف

تھے اور زارا کو ناک تک زچ کر دیتے تھے۔

مگر وہ اسے نہیں روک سکتی تھی کہ وہ جب محبت

لٹانے پہ آتا تو پھر اسے یوں بے بس کر دیتا کہ

اس کا دامن اس کی محبتوں کے خزانے سمیٹتا تنگ پڑنے لگتا تھا۔

ـــ

ــــــــــــــــــــــــــــــ

Huria Malik Novels

بیڈ پہ نوٹس پھیلائے وہ صبح کا ٹیسٹ تیار کر رہی تھی جب اس کے پیچھے لیٹے اردشیر کی انگلیوں نے اس کی کمر پہ دستک دی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے منع کرتی، دروازہ ناک کرتی جیا اندر داخل ہوئی تھی اور بھائی کو سلام کر کے زارا کے ساتھ جا بیٹھی۔

Huria Malik Novels

"ہو گیا تیار ٹیسٹ؟ "اس نے خوشگوار لہجے میں

اسے مخاطب کیا تھا۔

"تمہارے بھائی کے ساتھ اکیلے کمرے میں سب کچھ

ہو سکتا ہے مگر پڑھائی نہیں۔ "دبے دبے لہجے میں

کہتی وہ بے چارگی سے بولی تھی۔

"تمہیں ہی بھائی کے ان رومینٹک ہونے کا قلق تھا

ناں۔ "وہ کھکھلائی تھی۔

Huria Malik Novels

"ہاں تو مجھے کیا پتہ تھا کہ میری شادی ہو جائے گی
اور یہ اتنے میسنے ہوں گے۔" جذبات کی شدت
سے آواز تھوڑی بلند ہو گئی تھی۔

"میرے کان بہت واضح سنتے ہیں آنسہ زارا
اردشیر۔" لیٹے ہوئے اردشیر نے بلند لہجے میں کہا تو
وہ جزبز سی ہو گئی تھی۔

Huria Malik Novels

"بھائی مجھے پیسے چاہیے کچھ۔" ان کی نوک جھوک پہ قلقل کرتی جیا یاد آنے پہ بولی تھی۔

"وارڈروب کی پہلی دراز میں کیش پڑا ہے کچھ۔وہ چیک کر لو کافی ہے۔" اس نے وارڈروب کی جانب اشارہ کیا تو وہ اس کی طرف بڑھی۔

پیسے نکال کے وہ دراز بند کر رہی تھی جب سنہری جھمکے نے اس کی توجہ کھینچی تھی۔

Huria Malik Novels

اس نے بے اختیار وہ جھمکا انگلیوں میں تھام لیا۔

"زارا!یہ تمہارا وہی جھمکا نہیں جو گم ہو گیا تھا؟ "اس نے جھمکا اس کے سامنے لہرایا تو وہ دونوں چونکے تھے۔

"ہاں یہ تو گم ہو گیا تھا۔تمہیں کہاں سے ملا؟ "وہ بھی حیران تھی جبکہ اردشیر گہری سانس بھرتا ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

Huria Malik Novels

"یہ بھائی کی دراز میں پڑا تھا۔" وہ کہتی کہتی جیسے چونکی تھی اور پھر ایک دم سے ہنس دی۔

"مطلب بھائی کیوپڈ کا شکار اس جھمکا واردات سے ہی ہو چکے تھے۔" وہ شرارت سے کہہ کے جھمکا زارا کو تھما کے چلی گئی۔

Huria Malik Novels

جبکہ وہ جھمکا ہاتھ میں تھامے خوشگوار حیرت لیے اس کی طرف مڑی تھی۔

"کیا سچ میں آپ نے اتنا عرصہ اسے سنبھال کے رکھا اور تب سے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟ " وہ بے اختیار اس کے نزدیک آتی اس کے سینے پہ کہنیاں جماتی اشتیاق سے گویا ہوئی تو اس نے آنکھوں میں پرشوق رنگ لیے اس کا بے پرواہ لیکن دلپزیر انداز دیکھا۔

Huria Malik Novels

"جب ایک لڑکی دھڑلے سے آپ کے سینے کو چوم
لے تو پھر محبت کب تک دامن بچا سکتی ہے جانم۔ "
آنکھ دباتے ہوئے اس نے اس دن ٹکراو کے نتیجے
اس کے سینے سے لگتے اس کے ہونٹوں کا حوالہ دیا
تو وہ سر تا پا حیا کے رنگوں سے مہک اٹھی۔

Huria Malik Novels

"افففففف "!اس نے سرخ چہرے سمیت اس سے دور ہٹنا چاہا تھا مگر تب تک وہ دونوں بازو اس کے گرد لپیٹے اسے اپنی گرفت میں لپیٹ چکا تھا۔

"نو ارد!میرا صبح ٹیسٹ ہے۔"اس کے ارادے جانتی وہ بے اختیار چیخی تھی۔

Huria Malik Novels

"تو میں تو انتظار کر رہا تھا۔ کس نے کہا تھا کہ یوں نزدیک آ کے مجھے بہکاو۔" بہکے ہوئے لہجے میں بولتا وہ اس کے کندھوں کو چومتا ہوا بول رہا تھا۔

اس کے لمس سے دہکتی زارا اس کی پرزور گرفت میں مقید اس میں سمٹی جا رہی تھی۔

"آپ بہت برے ہیں۔" اس کے ہاتھوں میں اپنی نازک انگلیاں پھنساتی وہ شرمیلے لہجے میں گویا ہوئی تو

Huria Malik Novels

اس نے شدت سے اس کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے محبت سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"تم کہتی ہو تو یہ الزام بھی سر آنکھوں پر۔" اس کے بازو اپنی گردن کے گرد لپیٹتا وہ پوری شدت سے اس کے وجود کو خود میں سمیٹتا محبت و قربت کی شوریدگی میں ڈوبتا چلا گیا۔

Huria Malik Novels

آج منشاء علی کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی تھی۔یہ خبر سن کر سبھی دلی اطمینان محسوس کر رہے تھے کہ اس کے جیل میں ہونے کے باوجود اک دھڑکا سا سب کو لگا ہوا تھا مگر آج سب بے حد مطمئن اور خوش تھے اور اس خوشی کو زارا کی طرف سے ملنے والی خوشخبری نے دوبالا کر دیا تھا۔

مگر جس کی طرف سے خوشی ملی تھی وہ زارو قطار روئے جا رہی تھی۔

Huria Malik Novels

"ہوا کیا ہے؟کیوں پاگلوں کی طرح رو رہی ہو؟ "

اس وقت ہال میں ارشد صاحب، ثمینہ بیگم، غانیہ، آیان، حمزہ، سیما بیگم، جیا سب موجود تھے۔

جبکہ اردشیر کو کال کر کے خوشخبری سنا دی گئی تھی اور وہ بھی پہنچ رہا تھا۔

"مجھے کا۔۔کالج نہیں جانا ہے۔میری کالج میں طبیعت خراج ہوئی تھی تو سب لڑکیاں ہنس رہی تھیں۔سب کو پتہ چل گیا۔ "وہ بولتے بولتے ایک دفعہ پھر سے رو دی تو اس کی ماںؑ اور ساس اپنا ماتھا پیٹ کے رہ گئیں۔

کہ اس کی طبیعت کالج میں ہی خراب ہوئی تھی، مسلسل آتی قے اور نیم بیہوشی کے باعث بہت سوں کو اس کی حالت کا اندازہ ہو گیا لیکن جیا نے پریشانی میں سلپ کو کال کر کے بلوایا جو اسے لے کے

Huria Malik Novels

ہاسپٹل گئے اور وہاں سے گھر آنے تک وہ مسلسل رو رہی تھی۔

"دل کر رہا دو لگاوں تمہارے۔ماں بننا دنیا کی عظیم نعمت ہے۔کوئی ہنستا ہے تو ہنسنے دو انہیں۔ "ثمینہ آنٹی نے محبت سے اسے گھرکا تبھی عقب سے گلا کھنکھارتا اردشیر سامنے آیا تو سب اسے گرمجوشی سے ملتے ہوئے مبارکباد دینے لگے۔

Huria Malik Novels

اور وہ جو روئے جا رہی تھی اسے ایک دم سے سامنے دیکھ کر خفیف سی ہو گئی تھی۔

اس پہ مستزاد اس کی لو دیتی نگاہوں سے خائف ہوتے اس نے فوراً چادر ٹھیک کی اور اپنی جگہ سے اٹھی۔

"میں منہ دھو آوں۔" وہ جلدی سے کہتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

Huria Malik Novels

ـــ

ـــــــــ

اچھی طرح سے منہ دھونے کے بعد وہ کمرے میں آ کے تولیے سے چہرہ صاف کر رہی تھی جب دو مضبوط بازووں نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

Huria Malik Novels

"آئم سو ہیپی اینڈ ویری گریٹ فل ٹو یو ممی ٹو بی۔ "

اس کی پشت سینے سے لگائے وہ اس کے کندھے کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا جذبات سے چور آواز میں بولا تو ایک الوہی سی مسکان اس کے ہونٹوں پہ بکھر گئی تھی۔

"تھینک یو بابا ٹو بی۔ "خوشی اور حیا سے مغلوب لہجے میں کہتے ہوئے اس نے گردن گھما کے اس کا چہرہ دیکھا جو سچی خوشی کے احساس سے دمک رہا تھا۔

Huria Malik Novels

"آپ خوش ہیں؟ "اس نے جانتے ہوئے بھی پوچھا تھا۔

"میں کتنا خوش ہوں میں تمہیں بتا نہیں سکتا زارا۔ تم سے شادی کبھی میری زندگی کا حصہ نہیں تھی۔تم ہمیشہ میرے لیے جیا کی لاابالی سی دوست تھی جس کی حرکتوں سے مجھے چڑ تھی مگر کہتے ہیں

Huria Malik Novels

ناں کہ محبت کرنے والوں کی روحیں ان کی تخلیق
سے قبل ایک دوسرے سے جڑ چکی ہوتی ہیں۔تو
بس ہمارا ایک ہونا طے تھا تبھی ہمارے دل بدل
گئے اور تم میری زندگی میں شامل ہو گئی۔اب تم
سے ملنے والی یہ خوشی میری زندگی کو مکمل کر گئی
ہے۔ "خوبصورت لہجے میں اپنے جذبات و احساسات
کا اظہار کرتا وہ اسے سرشار سا کر گیا۔

اور اسی سرشاری کے ہاتھوں بے اختیار ہوتی وہ اس
کی طرف مڑی اور اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں

تھامتی اس کی آنکھیں، پیشانی، رخسار اور ٹھوڑی چومنے کے بعد اس کے کندھے پہ اپنے لب جما گئی۔

"آپ میری زندگی کی سب سے قیمتی خوشی ہیں جس کا نعم البدل کچھ بھی نہیں۔" اس کی مہک خود میں اتارتی وہ محبت بھرے لہجے میں بولی تو خود سپردگی و اظہار کے اس انداز پہ فدا ہوتے اردشیر نے اسے زور سے اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔

Huria Malik Novels

"آئی لو میری میری جان۔ آئی رئیلی لو یو۔ "شدت بھرے لہجے میں بولتا وہ اس کے چہرے کے نقوش کو چھوتا اس کی دھڑکنوں کو پھر سے منتشر کرتا اس کی سانسیں بکھیر رہا تھا۔

آج پھر سے محبت کا رقص ان کے کمرے کی فضا میں سانس لینے لگا تھا لیکن آج اس رقص میں ایک ننھے وجود کی سانسیں گونج رہی تھی۔

جو ان کی زندگی کو مزید خوشیوں سے دوبالا کر

گئیں۔

ختم شد۔۔۔۔۔

Huria Malik Novels